Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

29؍رجب 1438 ہجری قمری　　27؍شہادت 1396 ہجری شمسی　　27؍اپریل 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 21؍اپریل 2017 کو فرینکفرٹ (جرمنی) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں مسیح ابن مریم کی بہت عزّت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں

جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الخلفاء تھا، موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعود ہوں

سو میں اس کی عزّت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزّت نہیں کرتا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہوگیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار[1] میں اس کی قبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتابِ عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنی ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں تو گویا قرآن نے اس کے مرنے کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مرے گا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی مگر سارے قرآن میں عیسیٰ کے مرنے کی خبر نہ دی اس میں کیا راز ہے؟ اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنے کی اس آیت میں خبر ہے کہ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ[2] سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے مرچکے ہیں غرض اگر آیت فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کے یہ معنی ہیں کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھالیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جس کی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کردیا۔ گویا خدا نے اس کو ہمیشہ کیلئے اس لئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بے دین ہوجائیں اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگوں کو گمراہ کرے۔ خوب یاد رکھو کہ بجز موتِ مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اُس کو مُردوں میں دیکھ لیا۔ اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے یہ کیسا ایمان ہے۔ کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کے کلام پر مقدم رکھتے ہو؟ یہ کیا دین ہے[3] اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ میں نے مردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا بلکہ خود مر کر یہ بھی ظاہر کردیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے۔ اگر عیسیٰ زندہ تھا تو مرنے میں ہمارے رسولؐ کی بے عزّتی تھی سو تم نہ اہل سنت ہو نہ اہل قرآن جب تک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں۔ گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزّت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الخلفاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اس کی عزّت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزّت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں[4] کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدّت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدّد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔　　(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 16 تا 18)

---

[1] عیسائی محقّقوں نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے دیکھو کتاب سو پر نیچرل ریلیجن صفحہ ۵۲۲ اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھ لو۔ منہ

[2] اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا میں آنے والے ہوتے تو اس صورت میں یہ جواب حضرت عیسیٰ کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ جو شخص دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس رہا اور کروڑہا عیسائیوں کو دیکھا، جو اُس کو خدا جانتے تھے اور صلیب توڑا اور تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا، وہ کیوں کر قیامت کو جناب الٰہی میں یہ عذر کرسکتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ منہ

[3] قرآن شریف نے ایک آیت میں صریح کشمیر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اس کی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کی طرف چلے گئے جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ یعنی ہم نے عیسی اور اُس کی والدہ کو ایک ایسے ٹیلہ پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا۔ سو اس میں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے اٰوٰی کا لفظ لُغت عرب میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کیلئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اُس کی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گزرا جس سے پناہ دی جاتی۔ پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اور اُس کی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اُس ٹیلے پر پہنچایا تھا۔ منہ

[4] یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی چار بھائیوں کے نام یہ ہیں یہودا، یعقوب، شمعون، یوزس اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا، لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گایلز مطبوعہ لندن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ نکاح سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 08 مارچ 2015ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ان میں سے پہلا نکاح ہے عزیزہ درّیہ منور واقفہ نَو ہیں اور مکرم صدیق احمد منور صاحب کی بیٹی ہیں جو اس وقت گیانا میں مبلغ انچارج ہیں۔ یہ عزیزم ملک فرحان احمد ابن ملک رفاح الدین صاحب ربوہ کے ساتھ دو لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پا رہا ہے۔

عزیزہ درّیہ منور کے دادا حضرت میاں مہر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ملک فرحان احمد کے دادا ملک فتح محمد صاحب نے 1934 میں احمدیت قبول کی۔ پھر 1940ء میں قادیان جا کر وقفِ زندگی کیا اور وہاں تحریک جدید کے تحت خدمات بجالاتے رہے۔ اس وقت لڑکا اور لڑکی دونوں یہاں موجود نہیں۔ ان کے وکیل ہیں۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب لڑکی کے اور مکرم عبدالغنی جہانگیر خانصاحب لڑکے کی طرف سے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ شمائلہ بھٹی بنت مکرم محمد احمد سعید بھٹی صاحب کا ہے جو عزیزم عمران احمد خالد مربی سلسلہ ابن مکرم طاہر احمد خالد صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عمران خالد بھی ایک تو واقف زندگی ہے جیسا کہ میں نے بتایا، مربی سلسلہ ہیں اور گزشتہ سال یہ جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے جامعہ احمدیہ سے اب کافی مبلغین فارغ ہو رہے ہیں اور میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے خدمت کے حق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ یہ صحابی کی نسل میں سے بھی ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انعم سلیم واقفہ نَو کا ہے جو مکرم سلیم احمد صاحب (سیالکوٹ) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ڈاکٹر منصور احمد واقف نَو امریکہ کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے جو مکرم انوار احمد انوار مربی سلسلہ کے بیٹے ہیں۔ مکرم شہزاد احمد صاحب لڑکی کی طرف سے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ثمرین احمد بنت مکرم مبشر احمد صاحب (والٹن یوکے) کا ہے جو عزیزم ولید داؤد واقف نَو ابن مکرم محمد داؤد ناصر صاحب مانچسٹر کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ بھی دونوں، لڑکا اور لڑکی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی نسل میں سے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دعا کر لیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتے بابرکت فرمائے۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 مارچ 2017)

تقویٰ کے معیار اُونچے کریں اور اپنے اعمال کی نگرانی کریں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قادیان کے رہنے والے جو یہاں نئے آنے والے ہیں یا درویشوں کی اولاد ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان درویشوں نے بڑے تسلسل کے ساتھ بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ان کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کے لئے اس بستی میں رہتے ہوئے اپنے تقویٰ کے معیار اونچے کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور اپنے اعمال کی نگرانی کریں۔ (خطبہ عیدالاضحیہ 11 جنوری 2006ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 فروری 2017 بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

۞ مکرمہ فاطمہ ناصرہ بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم سید محمد ناصر الیاس دہلوی صاحب، سٹن)

26 فروری 2017ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے خود بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ انتہائی نیک، دعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، مخلص، فدائی اور بزرگ خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ محمد ذکریا خان صاحب آف دہلی کی بیٹی اور مکرم سید ناصر احمد صاحب عارف (کارکن وکالت تبشیر لندن) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم میاں نور احمد ہنجرا صاحب (کوٹ قاضی)

10 نومبر 2016ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کو سخت مخالفت کا بھی سامنا رہا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، مخلص، خوش اخلاق، ہمدرد، مہمان نواز، اور فعال داعی الی اللہ تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مختلف عہدوں کے علاوہ مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری مال 38 سال خدمت کی توفیق پائی۔

(2) مکرم غضنفر احمد ہاشمی صاحب (جوہر ٹاؤن، لاہور)

28 نومبر 2016ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، عاشق قرآن، مہمان نواز، خوش مزاج اور اعلیٰ اخلاق کے مالک بہت نیک انسان تھے۔ سانحہ 28 مئی 2010ء کے دوران آپ زخمی ہوئے تھے۔ بہت صابر اور ہمت وحوصلہ والے انسان تھے۔ کافی عرصہ تربیلا جماعت کے صدر رہے۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تربیلا جماعت کا دورہ کیا اور آپ کو ان کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ بعدازاں لاہور منتقل ہونے پر آپ کو بطور زعیم حلقہ و آڈیٹر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کا گھر دس برس تک بطور نماز سنٹر استعمال ہوتا رہا۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

(3) مکرم رانا غالب احمد صاحب
(ابن مکرم رانا محمد علی صاحب، فیصل آباد)

8 اگست 2016ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت ایماندار، ہر دلعزیز، فراخ دل، غرباء کے ہمدرد، نہایت نیک خصلت انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ اینٹی کرپشن میں ملازمت کی اور ساری عمر ایک پیسہ بھی رشوت نہ لی۔

(4) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب، راولپنڈی)

12 اکتوبر 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی و تنظیمی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم انوار احمد جان صاحب آف گوجرانوالہ)

19 دسمبر 2016ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ چندہ جات میں باقاعدہ، غرباء کی مددگار، بہت ملنسار اور تعاون کرنے والی خاتون تھیں۔

(6) مکرم ملک بشارت احمد صاحب
(ابن مکرم ملک محمد خان صاحب آف کھوکھر غربی ضلع گجرات)

9 جون 2016 کو 102 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مخلص، باوفا اور نیک سیرت انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار ومحبت کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

(7) مکرمہ مریم بی بی صاحبہ
(اہلیہ مکرم نادر محمد مجوکہ صاحب، ربوہ)

8 دسمبر 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ سادہ لوح، خلافت سے عشق و احترام کا تعلق رکھنے والی بہت نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی جو کہ مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مجوکہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال کے شعبہ گائنی میں خدمت بجالا رہی ہیں۔

(8) مکرم محمد اقبال صاحب
(ابن مکرم پیر بخش بلوچ صاحب، ملتان چھاؤنی)

18 ستمبر 2016 کو 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کے پابند، بہت مخلص اور دیندار انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔

(9) مکرم محمد شریف صاحب
(ابن مکرم سندھی خان صاحب، ملتان)

23 دسمبر 2016ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت حلیم طبیعت کے مالک تھے۔ جماعت اور خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ تبلیغ کا بے حد شوق رکھتے تھے اور باوجود ناخواندہ ہونے کے تمام علاقے میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ غیر از جماعت دوستوں کو MTA پر خطبات سنوایا کرتے تھے۔

(10) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم میجر مصلح الدین احمد سعید صاحب شہید، پشاور)

5 فروری 2017ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی اور محترم صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب مرحوم کی رضاعی بہن تھیں۔ مرحومہ بتاتی تھیں کہ آپ کا بچپن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہمراہ گزرا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ سائیکل چلانے کے واقعات بھی سنایا کرتی تھیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت سادہ مزاج خاتون تھیں۔ شوہر کی شہادت کے بعد آپ نے اپنی زندگی اولاد کی تربیت کیلئے وقف کی اور سب بچوں کی اچھی تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرمہ رفعت افزاء صدیقہ صاحبہ
(اہلیہ مکرم ماسٹر محمد عاشق صاحب، ربوہ)

3 فروری 2017ء کو طویل علالت کے بعد 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا محترم چوہدری محمد دین صاحب کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار اور نہایت رحم دل، خوش اخلاق، ملنسار اور معاملہ فہم خاتون تھیں۔ آپ کی نمایاں صفت یہ تھی کہ سب سے حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔ قرآن کریم سے انتہائی درجہ کا عشق تھا۔ مرحومہ چندہ جات اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپکے ایک بیٹے محمد طلحہ احسان واقف زندگی ہیں اور اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(12) مکرم کیپٹن سجاد حسین صاحب مرحوم (آف یو ایس اے)

4 نومبر 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا مولوی مومن حسین صاحب مرحوم کے ذریعہ سے آئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کو اپنے خاندان کے دیگر افراد کی معاونت سے سعید آباد، حیدرآباد دکن میں مسجد تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے قریبی رفقاء میں شامل تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی تمام اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کاموں میں فعال ہے اور خدمت دین کی توفیق پا رہی ہے۔

(13) مکرم رانا مقصود احمد صاحب مرحوم (آف Milan اٹلی)

26 جنوری 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق اور بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم ریٹائرڈ گورنمنٹ آفیسر تھے محکمہ بلدیات میں کام کیا۔ ایمانداری اور سچائی میں مشہور تھے۔ رشوت نہ لینے کی وجہ سے متعدد بار آپ کی ٹرانسفر بھی ہوا۔ آپ لمبا عرصہ علی پور چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ) میں صدر جماعت کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ اسی طرح علی پور چٹھہ کے امیر حلقہ اور زعیم انصار اللہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا نصیر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ اٹلی اور ایک داماد مکرم عبد الخالق نیر صاحب مشنری انچارج کیمرون کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(14) مکرم ماسٹر محمد اختر جاوید صاحب (آف ربوہ)

10 فروری 2017ء کو 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبا عرصہ جماعتی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ تقریباً 25 سال تک محلہ طاہر آباد کے صدر رہے۔ صدارت کے دوران تین مساجد بنانے کی توفیق ملی۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی پرورش اور تربیت کی۔ جماعت اور خلافت سے بے انتہا عشق کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظفر اقبال جاوید صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) اور مکرم منور احسان جاوید صاحب (مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ) کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت تو اس وقت سے ہو رہی ہے جب ابھی با قاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا اور آپ علیہ السلام نے بیعت بھی نہیں لی تھی۔ مسلمانوں نے بھی اور غیر مسلموں نے بھی اپنا پورا زور آپ کی مخالفت میں لگایا اور اب تک لگا رہے ہیں۔ آج تو زیادہ پیش پیش مسلمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 209 ممالک میں قائم ہے۔ خاص طور پر مسلمان ممالک میں جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں بھی لوگ جماعت کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں وہاں با قاعدہ منصوبہ بندی سے جماعت کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ بعض سیاستدان، علماء اور ان کے زیر اثر سرکاری کارندے بلکہ عدالتوں کے جج بھی اس مخالفت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

آجکل الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان معصوموں اور مظلوموں کو ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان ظلموں سے بھی بچائے۔ اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہاں بھی آجکل پنجاب میں خاص طور پر با قاعدہ منصوبہ بندی سے ظلم کئے جا رہے ہیں۔

یہ مخالفتیں نہ پہلے کچھ بگاڑ سکیں اور نہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بگاڑ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمیشہ رہی اور ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا کہ دشمن خائب و خاسر ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔ یہ ایک جگہ مخالفت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو جگہ تبلیغ کے نئے میدان کھول دیتا ہے۔ الجزائر میں ہی انہوں نے احمدیوں کو اپنے زعم میں ختم کرنے کی کوشش کی اور اخباروں اور دوسرے میڈیا نے اس کا چرچا کیا، جماعت مخالف خبریں شائع کی گئیں، پھیلائی گئیں بلکہ اخباروں نے بھی بھرپور مخالفت کرنے میں اپنے طور پر بھرپور کردار ادا کیا لیکن یہی باتیں جو ہیں جماعت کی تبلیغ کا ذریعہ بن گئیں۔

(نو احمدیوں کی استقامت، مخالفت کے نتیجہ میں لوگوں کی جماعت احمدیہ کی طرف توجہ اور تبلیغ کے نئے راستوں کے کھلنے، مخالفین کی اپنے بد ارادوں میں ناکامی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے سعید فطرت لوگوں کی حق کی طرف رہنمائی اور مختلف ممالک میں الٰہی نصرت و تائید کے روشن نشانات پر مشتمل ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔)

ڈینش احمدی حاجی نوح سوین ہینسن (Haji Nuh Svend Hansen) صاحب کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 اپریل 2017ء بمطابق 07 رشہادت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت تو اس وقت سے ہو رہی ہے جب ابھی با قاعدہ جماعت کا قیام بھی عمل میں نہیں آیا تھا اور آپ علیہ السلام نے بیعت بھی نہیں لی تھی۔ مسلمانوں نے بھی اور غیر مسلموں نے بھی اپنا پورا زور آپ کی مخالفت میں لگایا اور اب تک لگا رہے ہیں۔ آج تو زیادہ پیش پیش مسلمان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 209 ممالک میں قائم ہے۔ خاص طور پر مسلمان ممالک میں جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں بھی لوگ جماعت کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں وہاں با قاعدہ منصوبہ بندی سے جماعت کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ بعض سیاستدان علماء اور ان کے زیر اثر سرکاری کارندے بلکہ جیسا کہ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں عدالتوں کے جج بھی اس مخالفت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

آجکل جیسا کہ مَیں نے گذشتہ کئی خطبوں میں ذکر کیا ہے الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جج صاحبان بھی یہی کہتے ہیں، حکومتی کارندے بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا اعلان کر دو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ مسیح موعود نہیں ہیں بلکہ نعوذ باللہ اسلام مخالف طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور اسلام مخالف طاقتوں کی پشت پناہی اور مغربی ممالک کی پشت پناہی انہیں حاصل ہے اور انہی کی طرف سے یہ کھڑے کئے گئے تھے، خاص طور پر انگریزوں کی طرف سے تو ہم تمہیں بری کر دیتے ہیں ورنہ پھر جیل اور جرمانے کی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور پھر ظالمانہ فیصلہ کر کے جو لوگ انکار کرتے ہیں، جو ایمانوں پر قائم ہیں ان کو پھر جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے اور بڑے بڑے جرمانے بھی کئے جا رہے ہیں جن کی ادائیگی کی شاید ان غریب لوگوں میں استطاعت بھی نہ ہو کیونکہ اکثریت غریب لوگوں کی ہے۔ بہرحال ان معصوموں اور مظلوموں کو ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان ظلموں سے بھی بچائے۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہاں بھی آجکل پنجاب میں خاص طور پر با قاعدہ منصوبہ بندی سے ظلم کئے جا رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے اندر جو فساد کی حالت ہے اور ایک ملک کی دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات کی جو حالت ہے عقل رکھنے والوں کے لئے یہ حالت ہی اس بات کے سوچنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے کہ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جس غلامِ صادق کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے تلاش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں بھی پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور یہی ایک راستہ ہے جو مسلمانوں کی عظمت کو دوبارہ قائم کر سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔'' فرماتے ہیں ''مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں چاہو تو قبول کرو، چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں ''یہ صاف امر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مامور اور مسیح موعود کے نام سے دنیا میں بھیجا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرنے والے ہیں وہ میری نہیں، خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 190-189۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہو رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے خلاف چلنے والے لوگ ہیں اور اس طرح یہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ مخالفتیں نہ پہلے کچھ بگاڑ سکیں اور نہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ بگاڑ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمیشہ رہی اور ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا کہ دشمن خائب و خاسر ہوا

اور ہو رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔ یہ ایک جگہ مخالفت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سو جگہ تبلیغ کے نئے میدان کھول دیتا ہے۔ الجزائر میں ہی انہوں نے احمدیوں کو اپنے زعم میں ختم کرنے کی کوشش کی اور اخباروں اور دوسرے میڈیا نے اس کا چرچا کیا، جماعت مخالف خبریں شائع کی گئیں، پھیلائی گئیں بلکہ اخباروں نے بھی بھرپور مخالفت کرنے میں اپنے طور پر بھرپور کردار ادا کیا لیکن یہی باتیں جو ہیں جماعت کی تبلیغ کا ذریعہ بن گئیں۔

اب الجزائر کی جماعت کوئی بہت پرانی جماعت نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس مخالفت کے ذریعہ سے ہی جہاں ایمان میں مضبوط کر رہا ہے وہاں ان کے لئے تبلیغ کے راستے بھی کھول رہا ہے۔ وہاں کے احمدی لکھتے ہیں کہ ہم پریشان تھے کہ ملک میں تبلیغ کس طرح ہوگی۔ ان میں یہ جوش اور جذبہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت کے ذریعہ خود ہی انتظام کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بعض لوگ منفی اثر لے رہے ہیں اور اس میں زیادہ تر نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے والے لوگ ہیں تو ایسے بھی ہیں اور بہت سارے ایسے ہیں، بڑی تعداد میں ہیں جو جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے متعارف ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جماعت کے خلاف جو ہو رہا ہے وہ غلط ہو رہا ہے۔ اپنے طور پر اس بارے میں معلومات بھی لے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مخالفت میں لکھا گیا لٹریچر اور ہمارے خلاف جو لکھا ہو لٹریچر ہے وہ ہماری کتابیں دیکھنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اس طرف توجہ دلاتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اسی طرح آپ نے اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کے آنے کا یہی وقت تھا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے موافق ہی آپ آئے ہیں تا کہ اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالا ملے آپ فرماتے ہیں کہ ’’سچے نبی و رسول و مجدّد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے اور ضرورت کے وقت آوے‘‘۔ غیروں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ’’لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 397۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن یہ ان کو بھی پتا ہے کہ مسلمانوں کی جو یہ حالت ہے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی مصلح آئے۔ خود ان کے بیان اخباروں میں بھی چھپتے ہیں، اپنی تقریروں میں بھی ذکر کرتے ہیں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسلم اُمّہ کو سنبھالنے کے لئے کوئی آنا چاہئے لیکن یہ بھی ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ کوئی ہو۔

بہرحال جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اسے یہ نام نہاد علماء مانتے نہیں بلکہ انکار کر رہے ہیں اور دشمنی کر رہے ہیں اور ہر جگہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا مسلمان ممالک میں خاص طور پر کر رہے ہیں لیکن اس کے مقابلے پہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے پیغام کو پہنچانا چاہتا ہے اور قبول کروانا چاہتا ہے۔ اس کی تقدیر بھی کام کر رہی ہے اور لاکھوں لوگ جو ہر سال اس مخالفت کے باوجود احمدیت میں داخل ہوتے ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جو اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح احمدی ہوئے اور ان کے واقعات کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کے لئے قبولیت کے انتظام فرما رہا ہے۔ اس بارہ میں بعض واقعات مَیں پیش کرتا ہوں۔

یہ پہلا واقعہ جو مَیں پیش کروں گا یہ الجزائر کا ہی ہے جہاں اِس وقت جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفت زوروں پر ہے۔ یہ صاحب لکھنے والے کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف سے بہت پہلے میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چھت والے وسیع و عریض ہال میں بہت سے لوگوں کے ہمراہ ایک لائن میں ہوں جس کے ایک سرے پر دو شخص کھڑے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہماری لائن میں سے ہر ایک اپنی باری پر ان دو اشخاص میں سے دائیں جانب والے شخص کے ساتھ بڑی گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کر کے ہال کے دروازے کی جانب چلا جاتا ہے۔ گویا یہ طویل لائن ان دو میں سے ایک شخص کے ساتھ مصافحہ کے لئے خاص طور پر بنائی گئی ہے۔ کہتے ہیں مَیں دور سے یہ منظر دیکھ کر کہتا ہوں کہ لوگ دونوں کی بجائے صرف ایک شخص سے اتنی گرمجوشی سے مصافحہ کیوں کرتے ہیں؟ دونوں سے کیوں نہیں کرتے؟ تو قریب پہنچنے پر میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے ایک شخص سفید داڑھی والا ہے جبکہ اس کے دائیں جانب والا ایک درمیانے قد اور گندمی رنگ کا شخص ہے جس کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ ہیں۔ کہتے ہیں جب میری باری آئی تو میں نے سفید داڑھی والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے مجھے سیاہ داڑھی والے اور گندمی رنگ والے شخص کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے سلام کرو تو میں نے نہایت گرمجوشی سے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور کہتے ہیں اس کے ساتھ ہی میرا دل اس شخص کی محبت میں ڈوب گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ میں ایک ایسا جادو تھا کہ میں آج تک اس مسکراہٹ کو بھلا نہیں سکتا۔ پھر کہتے ہیں جب احمدیت کا تعارف ہوا اور میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو انہی ابتدائی ایام میں ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی پھر کچھ دیر کے بعد میرا خطبہ پیش ہو رہا تھا۔ میری تصویر سامنے آئی تو کہتے ہیں دونوں کو دیکھ کر مجھے اپنی خواب یاد آ گئی۔ خواب میں دکھایا جانے والا سفید داڑھی والا جو شخص تھا میرے بارے میں کہتے ہیں کہ تم تھے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیاہ داڑھی والے تھے جن کو سب لوگ مل رہے تھے اور میں بھی اشارہ کر رہا تھا کہ ان کو ملو۔ کہتے ہیں اس کے بعد احمدیوں سے انٹرنیٹ پر رابطہ کیا۔ مختلف سوالات کئے جن کے جواب پانے کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔

پھر ایک صاحب جن کے واقعہ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گھیر کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی نیک بات پسند آئی۔ یہ مصر کے ہیں، عبدالہادی نام ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف ایم۔ ٹی۔ اے العربیہ کے ذریعہ ہوا۔ پروگرام ان کو پسند آتا تھا لیکن کہتے ہیں کہ امام بانیٔ جماعت احمدیہ کی نبوت اور صاحب وحی اور الہام ہونا سمجھ نہیں آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں یہ بات مشکوک تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے بار بار پروگرام الحوار المباشر میں فون کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ رابطہ نہیں ہوتا تھا۔ اور فون کا مقصد کیا تھا؟ کہتے ہیں میرا مقصد صرف ایک سوال تھا اور اس کا ہاں یا نہ میں جواب لینا تھا اور سوال یہ تھا کہ کیا جماعت کے بانی دیگر انبیاء کی طرح معصوم ہیں اور کیا وہ صاحب وحی و الہام ہیں؟ کہتے ہیں اگر اس کا جواب مجھے ہاں میں دیا جاتا تو میں اسی روز اس چینل کو اپنی لسٹ سے حذف کر دیتا، کاٹ دیتا کیونکہ اس وقت میرا یہی عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے اور اس کا دعویدار جھوٹا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی خاص قدرت سے ایسا ہوا کہ میں کبھی بھی پروگرام میں کال کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا رہا اور رفتہ رفتہ تمام امور کے ساتھ ختم نبوت کا مسئلہ بھی میری سمجھ میں آ گیا یہاں تک کہ میرے سامنے امام الزمان مسیح موعود اور امام مہدی کی بیعت کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا چنانچہ میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔ بیعت کے بعد میں چاہتا تھا کہ یہ خبر دوسروں تک بھی پہنچے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے اپنے ایک قریبی دوست کا انتخاب کیا جس کے بارے میں مجھے بہت حسن ظن تھا کہ وہ میری بات سنے گا۔ میں نے اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو وہ خلاف توقع اچانک شدید غصہ میں آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔ کہتے ہیں مجبوراً میں اسے چھوڑ کر نہایت دکھی دل کے ساتھ، بے چین روح کے ساتھ، بوجھل قدموں سے اپنے گھر لوٹ آیا اور حسب عادت جب ٹی وی آن کیا تو اس وقت ایم ٹی اے پر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جا رہی تھی۔ فَاِنۡ کَذَّبُوۡکَ فَقَدۡ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ جَآءُوۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ (آل عمران: 185) کہ پس اگر انہوں نے تجھے جھٹلا دیا ہے تو تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے۔ وہ کھلے کھلے نشان اور الٰہی صحیفے اور روشن کتاب لائے تھے۔ کہتے ہیں یہ آیت میرے دل کی حالت کے لئے درود و سلام بن گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے کہ رسولوں کی تکذیب اور ان سے استہزاء تو ہوتا چلا آیا ہے پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا ہوا تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن انبیاء کی اس حالت کے باوجود خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ان کا غالب آنا دنیا کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا عظیم ثبوت اور خدا تعالیٰ کے مامورین کی صداقت کی بیّن دلیل ہے۔ کہتے ہیں یہ سوچ کر میری پہلی حالت جاتی رہی اور خدا کی اس نعمت پر شکر کے جذبات پیدا ہو گئے کہ اس نے اپنے امام الزمان کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے منکرین میں سے نہیں بنایا۔

دیکھیں ایک نیک فطرت کو تو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا لیکن دوسرے کی پتا نہیں یہ حالت نہیں تھی اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں ہوا اور نہ صرف اثر نہیں ہوا بلکہ بدبختی کی وجہ سے گستاخ بھی ہوا اور جس نے بیعت کی تھی اس کی تسلی کے اللہ تعالیٰ نے فوری سامان بھی پیدا فرما دیئے، نہ صرف تسلی کے لئے بلکہ اس کو جو صدمہ پہنچا تھا اس کو دور بھی کر دیا۔

پھر ایک خاتون کا واقعہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک فطرت کی وجہ سے بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے بارے میں جو عمومی دہشتگردی کا تصور ہے اس کی وجہ سے یہ ہمارے سے بھی خوفزدہ تھیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے۔ افریقہ کی ایک گاؤں کی رہنے والی عورت ہیں جو گنی کے ایک بڑے شہر بوکے (Boke) کے قریبی گاؤں میں رہتی ہیں۔ حاجہ آمی فادیگا (Haja Amie Fadiga) ان کا نام ہے۔ کہتی ہیں کہ ایک روز ان کے پاس جماعت احمدیہ کا ایک معلم آیا اور جماعت کی تبلیغ کی اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان دنوں وہاں جلسہ ہو رہا تھا۔ کہتی ہیں پیغام تو بظاہر اچھا تھا۔ پہلے میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوئی اور گاڑی میں پٹرول وغیرہ بھی ڈلوایا۔ اچھی کھاتی پیتی عورت تھیں لیکن رہتی گاؤں میں تھیں۔ کہتی ہیں ان دنوں اسلامی تنظیموں کے حوالے سے دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے میں نے سوچا کہ کہیں یہ جماعت بھی ایسی ہی نہ ہو اس لئے جلسہ میں جانے کا ارادہ ترک کر دیا کہ پتا نہیں کیا ہونا ہے وہاں۔ مگر دل میں یہ دعا کرنے لگی کہ اے خدا اگر تو یہ لوگ سچے ہیں تو یہ ہمارے گاؤں میں دوبارہ تبلیغ کے لئے آئیں۔ لکھنے والے کہتے ہیں کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ عرصہ بعد ہماری تبلیغی ٹیم بغیر پروگرام کے ان کے گاؤں چلی گئی۔ جب اس خاتون نے ہمیں دیکھا تو خوشی سے ان کے آنسو نکل آئے اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی ہے اور اس طرح ساری فیملی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئی۔

بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے تو انہیں مالی منفعت کے ذریعہ سے بھی ایمان میں ترقی اور اپنے فرستادے کی قبولیت کی توفیق عطا فرماتا ہے لیکن یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ فلاں کہتا ہے کہ اگر مجھے یہ فائدہ ہو جائے، یہ میرا کام ہو جائے تو تب میں احمدیت قبول کروں گا۔ احمدیت قبول کرنا، نہ اللہ تعالیٰ پہ احسان ہے، نہ حضرت مسیح موعود پر کوئی احسان ہے۔ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سننا اور سمجھنا اور اسے قبول کرنا ضروری ہے۔ بہرحال ایک واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ کسی پہ فضل کرنا چاہے تو اس شرط کو قبول بھی کر لیتا ہے، اس کا اظہار کر کے اس کو دکھا بھی دیتا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ نیامینی ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں ایک خاتون سنتو (Suntu) صاحبہ جماعت

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کی شدید مخالف تھیں۔ جب بھی ان کے سامنے جماعت کا نام لیا جاتا تو سخت غصہ میں آ جاتیں اور جماعت کے خلاف بڑی سخت زبان استعمال کرتیں اور کہتیں کہ احمدی لوگ کافر ہیں۔ یہ احمدی خود تو دوزخ میں جائیں گے لیکن جو شخص ان کے ساتھ رابطہ رکھے گا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔ موصوفہ کھیتی باڑی کرتی تھیں۔ ان کا زمیندارہ تھا لیکن گزشتہ دو سال سے ان کی فصل خراب ہو رہی تھی۔ کبھی کیڑا لگ جاتا، کبھی دوسرے جانور کھیت میں آ کر ان کی فصل کو خراب کر دیتے۔ بہر حال ان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہتے ہیں ہماری ایک احمدی بہن نے ان کو کہا کہ دیکھو جب سے تم جماعت کی مخالفت کر رہی ہو اس وقت سے تمہاری فصل نہیں ہو رہی اس لئے تم جماعت کی مخالفت چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ چنانچہ موصوفہ کو اسی وقت ہی سمجھ آ گئی۔ انہوں نے کہا چلو تجربہ کرتی ہوں۔ وہ اپنی فیملی کے آٹھ افراد کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئیں۔ جماعت میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کئے۔ نہ صرف یہ کہ ان کی فصل بھرپور رنگ میں ہونے لگی بلکہ ان کا ایک جوان بیٹا تھا جو گزشتہ کئی سال سے لاپتہ تھا اس کے ساتھ رابطہ ہو گیا جو اٹلی میں تھا۔ اب یہ خاتون ہر کسی کو یہ کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں کہ اس سال بارش کے مہینے میں باسیلہ شہر میں شدید طوفانی بارش ہوئی جس کی وجہ سے مشن ہاؤس کی ایک دیوار گر گئی۔ رات کو بھی بارش جاری رہی۔ خطرہ تھا کہ دوسری دیوار بھی گر جائے گی اور کہتے ہیں جماعتی نقصان مشن ہاؤس کا ہو رہا تھا مَیں بڑا پریشان تھا۔ تو مَیں نے دعا کی۔ مجھے خیال آیا (یہ خیال بھی ہمارے مبلغوں کو ہی آ سکتا ہے) کہ اے اللہ اس نقصان کو تُو بیعتوں کے ذریعہ پورا فرما دے اور جماعتی ترقی میں برکت دے۔ کہتے ہیں میں نے ابھی دعا ختم نہیں کی تھی کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ بارش اور بجلی کی شدید کڑک تھی۔ میں نے فون اٹھایا تو ایک شخص بولا جس کا نام محمد تھا۔ وہ گوچا (Gucha) نامی ایک گاؤں سے بات کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ گاؤں والے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ گاؤں مشن ہاؤس سے جہاں یہ تھے 110 کلومیٹر دور تھا۔ کہتے ہیں بہر حال مَیں ان کے پاس گاؤں میں اگلے دن یا کچھ دن بعد گیا تو وہاں 198 افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے اور بڑی مخالفت بھی ہے وہاں لیکن ہر قسم کی مخالفت کے باوجود ان میں ثبات قدم ہے اور اپنے ایمان پر قائم ہیں۔

جرمنی سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کا ایک سیرین فیملی سے تقریباً ایک سال سے رابطہ تھا۔ انہوں نے گزشتہ سال جرمنی جلسہ پر بھی شرکت کی، جلسہ کا ماحول دیکھا، بڑے متاثر ہوئے لیکن انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ وہ خود کہتے ہیں یعنی وہ سیرین فیملی کہتی ہے کہ ہم چونکہ اٹلی کے راستے سے جرمنی آئے تھے اس لئے ہمارے وکیل نے کہا تھا کہ آپ لوگوں کا کیس کمزور ہے اور ممکن ہے کہ آپ کو واپس اٹلی بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ کہتے ہیں جلسہ کے بعد ہم اسی امید پہ تھے کہ ہمیں کورٹ کا یا حکومت کا خط آ جائے گا کہ واپس جاؤ لیکن گھر پہنچے تو کورٹ کی طرف سے خط آیا ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ یہ ان کو علم ہے کہ ہم اٹلی کے راستے جرمنی آئے ہیں لیکن ساتھ ہی اس خط میں جج کی طرف سے ریمارکس بھی تھے کہ چونکہ آپ لوگ سیرین ہیں اس لئے جرمنی سے کہیں اور بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو کہتے ہیں میرے لئے یہ بات بڑا معجزہ تھی۔ فوراً دل میں خیال آیا کہ یہ جلسہ میں جانے کی برکت ہے اور مَیں نے اپنی بیوی کو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جلسہ میں شامل ہونے پر یہ معجزہ دکھایا ہے۔ پس اس کے بعد ان کے دل میں بیٹھا کہ جماعت کی وجہ سے ہی ہوا ہے تو انہوں نے فوراً بیعت کا فیصلہ کیا اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

تو اللہ تعالیٰ کے بھی ہدایت دینے کے عجیب طریق ہیں۔ گو کہ کئی واقعات ایسے ہیں جو مَیں نے بتائے بھی ہیں کہ افریقہ میں تبلیغ اتنی بھی آسان نہیں، کافی مشکل ہے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اَن پڑھ لوگ ہیں، غریب ہیں اس لئے آسانی سے احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ بالکل غلط بات ہے۔ ان اَن پڑھوں کو بھی جوان کے نام نہاد علماء ہیں انہوں نے اپنی روزی روٹی اور انفرادیت قائم کرنے کے لئے عجیب عجیب قسم کے رسم و رواج اور بدعات میں مبتلا کیا ہوا ہے اور ان علماء کے پیچھے چلنے والے ان سے علیحدہ ہونا بھی نہیں چاہتے اور انہی کی وجہ سے جماعت کی مخالفت بھی ہوتی ہے جیسا پہلے بھی ایک دو واقعات میں نے بیان کئے کہ وہاں افریقہ میں مخالفت کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ تو بہر حال وہاں بھی احمدیت قبول کرنا اتنا آسان نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی لوگوں کے لئے رہنمائی کے سامان پیدا فرماتا رہتا ہے اور ہمارے مبلغین اور معلمین کے لئے بھی کہ کس طرح انہوں نے تبلیغ کرنی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سان پیدرو (San Pedro) ریجن کے لوکل معلم ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے جس کے نتیجہ میں اس گاؤں کے امام سمیت پندرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ بعد میں امام نیشنل جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں شامل ہوئے تا کہ جماعت کے افراد کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے۔ جلسہ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور مسجد کے لئے اپنا ایک پلاٹ بھی پیش کیا۔ لیکن یہ سب لوگ شہر کے ایک بڑے امام کے تابع تھے۔ گاؤں میں پہلے جمعہ کی نماز نہیں ادا کی جاتی تھی باوجود اس کے کہ وہاں امام تھا اور وجہ یہ بتائی جاتی تھی کہ شہر سے بڑے امام کو بلا کر پھر کوئی گائے یا بکری ذبح کر کے اس کی دعوت کی جائے اور پھر جمعہ ہو سکتا ہے۔ نہیں تو جمعہ نہیں ہو سکتا۔ اجازت نہیں ہے۔ تو یہ عجیب و غریب قسم کی بدعات انہوں نے وہاں رائج کی ہوئی ہیں اور بڑے مولوی صاحب جو ہیں جب ان کو فرصت ملتی مختلف جگہوں سے دعوتیں کھانے کے بعد جب ان کا نمبر آتا تبھی کسی گاؤں میں جا کے جمعہ پڑھاتے تھے اور اس وجہ سے جمعہ پڑھنا جو ایک بنیادی فرض ہے ایک مومن کے لئے اس سے ان کو محروم کیا ہوا تھا۔ حدیث میں تو آتا ہے کہ تین جمعے جس نے لگاتار چھوڑے اس کے دل پہ داغ لگ گیا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوات باب فی من ترک الجمعۃ من غیر عذر حدیث 1125) تو بہر حال ان مولوی صاحبان کی یہ اپنی شریعت تھی۔ تو گاؤں کے اس چھوٹے مولوی کو جب یہ بتایا گیا کہ نماز جمعہ کے لئے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر اس نے واپس گاؤں جا کر لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہم نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی روک نہیں ہے۔ ضروری نہیں ہے بڑے مولوی کی دعوت ہو تو پھر جمعہ ادا ہو گا۔ اس پر گاؤں کے دوسرے لوگوں نے جو احمدی نہیں ہوئے تھے انہوں نے مخالفت کی اور امام کو اپنی مسجد میں جمعہ پڑھانے کی اجازت نہیں دی۔ اس پر امام نے ایک عارضی چھپر بنا کر چند احمدیوں کے ساتھ مل کر نماز جمعہ ادا کی جس پر پھر ان شرارتی لوگوں نے اس چھپر کو توڑ دیا، گرا دیا۔ تو پھر یہ کہتے ہیں کہ اس پہ مَیں لوکل معلم اور چند احمدی احباب کو ساتھ لے کر گاؤں کے چیف کے پاس گیا اور ساری بات بیان کی۔ چیف نے فیصلہ کیا کہ اگر مسجد والے آپ کو مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے تو آپ کسی دوسری جگہ نماز پڑھ لیں۔ جب دو جگہ نماز ہو گی تو لوگ خود ہی فیصلہ کر لیں گے کس مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔ بہر حال کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں اب احمدیت کی بدولت باقاعدہ جمعہ کا آغاز ہو گیا ہے اور باوجود مخالفت کے احباب جماعت بڑی ثابت قدمی سے اپنے ایمان پر بھی قائم ہیں اور جمعہ بھی ادا کر رہے ہیں۔

خوابوں کے ذریعہ سے بہت سوں کو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ دنیا میں ہر جگہ اس طرح رہنمائی ہوتی ہے۔ کنور کیرالہ ہندوستان کے مبلغ انچارج ایک نومبائع کی قبول احمدیت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ بیعت سے پہلے وہ نومبائع کافی پریشان رہتے تھے۔ جس پر انہیں کسی نے بتایا کہ آپ کی پریشانی کا حل کثرت سے درود پڑھنا ہے۔ آپ بہت زیادہ درود پڑھا کریں۔ چنانچہ موصوف نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن انہوں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ دیکھا اور ایک خالی قبر کو بھی دیکھا۔ وہاں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب آپ سے ملاقات ہو گی۔ جب انہوں نے یہ خواب غیر احمدی مولوی کو سنائی تو اس نے کہا یہ مبارک خواب ہے آپ ایک اعلیٰ مقام پر پہنچنے والے ہیں۔ اس خواب کے چند دنوں بعد ایک سفر کے دوران ان کی کسی احمدی سے ملاقات ہوئی جس پر اس احمدی نے کہا کہ آپ کے شہر میں جو مسجد نور ہے وہاں ضرور جائیں۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ ایک دن جماعت کی نور مسجد میں آئے اور جمعہ کی نماز میں شامل ہوئے۔ وہاں ان کا جماعت کے ساتھ تعارف ہوا اور باقاعدہ جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے لگے۔ پھر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ تو کہتے ہیں اس طرح پر واضح ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عنقریب ملاقات کرنے کا مطلب جماعت احمدیہ میں شمولیت تھا۔

پھر بینن کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے معلم حمدی جبریل صاحب ایک مقامی ریڈیو پر تبلیغ کا پروگرام کیا کرتے ہیں۔ ایک دن ان کے پروگرام میں ایک عورت کی کال موصول ہوئی۔ کہنے لگیں کہ میرے لئے حیرت کی بات ہے کہ مسیح کی آمد ثانی ہو گئی ہے اور ہمیں پتا ہی نہیں۔ میں مسلمان ہوں اور میری فیملی عیسائی ہے اور وہ مجھے اس بات پر لاجواب کر دیتے ہیں کہ مسلمان تو خود کہتے ہیں کہ ان کی ہدایت کے لئے مسیح کی آمد ہو گی تب ان کو ہدایت ملے گی۔ تو وہ کہتی ہے کہ آپ میرے گاؤں آئیں اور ان کو تبلیغ کریں۔ چنانچہ اس گاؤں میں چند تبلیغی نشستوں سے اس گاؤں کے 227 افراد نے بیعت کر کے احمدیت قبول کر لی۔

جہاں مولوی کا زور چلتا ہے وہاں وہ ڈرا دھمکا کر احمدیت سے دور کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مولویوں کے اس فعل کی وجہ سے لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ زیمبیا کے شمالی صوبہ کا ایک شہر مپوروکوسو (Mporokoso) ہے اس کے بارے میں وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس جگہ پہ گزشتہ سال جماعت کا قیام ہوا۔ وہاں پر مولویوں نے ایک میٹنگ بلائی (۔ وہاں پرانے مسلمان ہیں۔) جس میں مختلف لوگوں کو مدعو کیا گیا جس میں ایک محمد سعید صاحب بھی تھے جن کا ہماری جماعت سے رابطہ تھا لیکن احمدی نہیں ہوئے تھے۔ میٹنگ کے دوران مولوی کہنے لگے کہ ہم قادیانیوں کو کسی قیمت پر ترقی کرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں بھی یہ لوگ جائیں گے ہم ان کا پیچھا کریں گے اور ان کو ڈرائیں گے دھمکائیں گے اور اگر لوگ جماعت سے پیچھے نہ ہٹے تو ہمیں انہیں جان سے بھی مارنا پڑا تو وہ بھی کر دیں گے۔ ان مولویوں نے سعید صاحب سے کہا کہ تم بھی احمدیوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو۔ (ان کو پتا تھا کہ آنا جانا ہے۔) ان کو دھمکی دی کہ اگر تم نے جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنا تعلق نہ کاٹا تو ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوا کہ محمد سعید صاحب مولویوں کی اس میٹنگ کے بعد اپنی فیملی سمیت جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے آ کے کہا اچھا تم مجھے دھمکاؤ مَیں بیعت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اس میٹنگ کے بعد شہر کے کوئی 25 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ڈرانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان پر حق کھل گیا اور جو پہلے احمدی تھے ان سے بھی جماعت کی تعداد مزید بڑھ گئی اور جماعت کی آغوش میں آ گئے۔ یہی حال الجزائر میں ہو رہا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے۔ احمدیت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت آئے گا جب وسیع پیمانے پر لوگ احمدیت میں یہاں بھی شامل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ نیانگامارا (Nyangamara) میں ایک لمبے عرصے سے جماعت قائم تھی مگر وہاں صرف ایک دو گھرانے احمدی تھے۔ اس سال (یعنی 2016ء میں) مقامی جماعت

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

کے افراد کے تعاون سے وہاں باقاعدہ تبلیغی پروگرام کیا گیا جس میں حاضرین کو خلافت کی اہمیت کے حوالے سے بتایا گیا۔ چنانچہ لوگوں کو خلیفہ وقت کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ ان لوگوں نے ایک غیر از جماعت جس کے پاس ڈش اور ٹی وی تھا اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے ٹی وی پر ایم ٹی اے لگائے۔ چنانچہ اس نے ایم ٹی اے لگایا اور لوگوں کو ٹی وی پر خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس طرح جماعت کے لئے تبلیغ کا نیا رستہ کھل گیا۔ کہتے ہیں اس سال (اسی سال جس سال کا ذکر ہو رہا ہے یعنی 2016ء میں) ہمارا وفد اگلے مہینہ دوبارہ ان کے ہاں تبلیغ کے لئے گیا تو ایک مولوی نے پروگرام کے دوران فتنہ ڈالنے کی کوشش کی اور ہمیں لگا کہ شاید یہ پروگرام کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ لیکن خدا کی نصرت ایسی ہوئی کہ تبلیغی پروگرام اور سوال و جواب کے بعد مقامی لوگوں میں سے بعض جنہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی ان مولوی صاحب کو کہنے لگے کہ اگر احمدی کافر ہیں تو ہم بھی احمدی ہیں۔ تم اس گاؤں سے نکل جاؤ، احمدی نہیں نکلیں گے۔ چنانچہ مولوی کی اس مخالفت کی وجہ سے لوگوں کا جماعت کی طرف زیادہ رجحان ہوا اور کُل 38 افراد نے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی اور نئی بیعت کرنے والوں میں سے ایک نے اپنا ایک پلاٹ بھی مسجد کے لئے وقف کیا اور ایک نومبائع نے کہا کہ چونکہ میرا گھر بڑا ہے نیز دوسرے دوستوں کے گھروں کے قریب بھی ہے اس لئے مسجد بننے تک نماز باجماعت میرے گھر میں ادا کی جائے چنانچہ اب روزانہ اس جگہ جماعت کے دوست اکٹھے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔

تو اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جہاں مخالفت کی وجہ سے یا لالچ دے کر بھی احمدیت سے دور ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ کام ہیں جیسا کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ خود لوگ بعض جگہ تعارف حاصل کر کے آتے ہیں اور ہم ان چیزوں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو بھی پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کیا کرتا ہے''۔ پھر فرماتے ہیں کہ ''ٹھنڈی ہوا چل پڑی (ہے)۔ اللہ تعالیٰ کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں''۔ ہوں گے اور ضرور ہوں گے لیکن آہستہ آہستہ ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو مسلمانوں کو بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرنے کے اس بات پر غور کرنا چاہئے جو آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یاد رکھو کہ ''اگر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تاہم زمانہ کے حالات پر نظر کر کے مسلمانوں پر واجب تھا کہ وہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں کسر صلیب کے لئے آیا۔'' اب بجائے اس کے کہ مخالفت کرتے تلاش کرنا چاہئے تھا۔ زمانہ اس بات کا تقاضا کر رہا تھا کہ تلاش کیا جائے۔ فرمایا کہ ''اگر مُلّانوں کو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی مدّنظر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے جیسا ہم سے کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتویٰ لکھ کر کیا بنا لیا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے کہا کہ ہو جائے اسے کون کہہ سکتا ہے کہ نہ ہو''۔ فرمایا کہ ''یہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں یہ بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں''۔ مخالفین بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں'' کہ کسی نہ کسی رنگ میں ہماری بات مشرق و مغرب تک پہنچا دیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 398-397۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بعض واقعات جو میں نے بیان کئے اور الجزائر اور پاکستان میں بھی لوگ یہی ظاہر کرتے ہیں کہ مخالفت کی وجہ سے احمدیت کا تعارف مزید بڑھ رہا ہے۔ پس ہمیں مخالفت سے کوئی فکر نہیں۔ چاہے الجزائر ہو یا پاکستان یا کوئی اور مسلمان ملک۔ ہماری تبلیغ ان مخالفین کے ذریعہ پہلے سے بڑھ کر ہو رہی ہے اور احمدیت کا تعارف حاصل ہو رہا ہے۔

مخالفین کو اور علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ''یاد رکھو کہ اگر مجھے قبول نہ کرو گے تو پھر تم کبھی بھی آنے والے موعود کو نہیں پاؤ گے''۔ پھر فرمایا ''میری نصیحت ہے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دو اور خدا ترسی سے ان باتوں پر غور کرو اور تنہائی میں سوچو اور آخر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر نیک نیتی سے دعائیں کرو گے تو وہ دعاؤں کو سنے گا اور رہنمائی کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ لوگ اس قابل ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولے۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم حاجی نوح سوین ہینسن (NajiNuh Svend Hansen) صاحب کا ہے۔ یہ ڈینش احمدی تھے۔ پرسوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 28 جون 1929ء کو کوپن ہیگن میں پیدا ہوئے۔ مذہبی لحاظ سے ان کا تعلق لوتھرن چرچ سے تھا۔ ڈنمارک کے ایک مشہور فلاسفر اور ڈینش ریفارمر گرونڈوِگ (Grundtvig) سے بہت متاثر تھے اور زمیندارہ خاندان سے ان کا تعلق تھا۔ ہینسن صاحب نے 1951ء میں ٹیکنیکل یونیورسٹی ڈنمارک میں کیمیکل انجینئرنگ میں ایم۔ ایس۔ سی کی پھر ملائیشیا میں ملازمت کے لئے چلے گئے۔ 26 جنوری 1956ء میں اسلام قبول کیا اور اسلام قبول کرنے کی ابتدائی وجہ ایک مسلمان خاتون سے شادی کرنا تھی۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے خود ہی اسلام کا بڑا گہرا مطالعہ کیا اور پھر دل و جان سے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا شروع کیا۔ 1964ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ پہلا حج کرنے کی توفیق پائی اور وہاں انہوں نے نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ حج کی ادائیگی میں جو خامیاں اور کمزوریاں رہ گئی ہیں اے خدا تو انہیں معاف فرما دے اور جب میں روحانی لحاظ سے بہتر ہو جاؤں تو مجھے ایک بار پھر حج کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا اس رنگ میں قبول فرمائی کہ انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق ملی اور پھر احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک بار پھر انہوں نے حج کیا اور متعدد عمرے کئے۔ 1965ء میں آپ کا تعلق جماعت سے قائم ہوا۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1968ء میں جب وقف عارضی کے لئے ڈنمارک تشریف لے گئے تو موصوف چوہدری صاحب کے ساتھ کافی رہے۔ اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی لیکن احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو رہے تھے۔ کچھ سوالات ان کے ذہن میں تھے۔ 1969ء میں پاکستان کا سفر کیا۔ حضرت چوہدری صاحب کے ہاں قیام کیا اور سفر کے دوران ربوہ بھی گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف ملا۔ اس وقت تک آپ احمدیت کا بڑا گہرا مطالعہ کر چکے تھے لیکن پوری طرح تسلی نہیں ہوئی تھی تو حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے کے دوران آپ نے ان سے چند سوالات بھی پوچھے اور اس وجہ سے پھر کہتے ہیں کہ وہیں احمدیت کی حقیقت مجھ پر آشکار ہو گئی۔ چنانچہ واپس آ کر 7 اپریل 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اپنی بیعت کا خط بھجوایا اور احمدیت میں شامل ہوئے۔ پھر قادیان بھی ان کو جانے کا شرف حاصل ہوا اور وہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا۔ 74ء سے 88ء تک نیشنل سیکرٹری مال ڈنمارک کے عہدے پر خدمت کی توفیق پائی اور اس نظام کو بہتر کیا۔ 85ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امیر جماعت ڈنمارک مقرر فرمایا۔ اس سے پہلے آپ 27 اپریل 83ء کو نائب امیر مقرر ہوئے تھے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سوین ہینسن صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کی بیوی ملایا کی مسلمان ہیں۔ میاں بیوی محض رسمی مسلمان نہیں بلکہ مخلص اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار نے کم کسی مغربی مسلمان کو اسلام کی اقدار میں اس قدر رچا ہوا دیکھا ہے۔

ان کو قرآن کریم کی اشاعتِ نَو اور ٹرانسلیشن کی بھی توفیق ملی۔ 1989ء میں ڈینش قرآن کریم کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ کے ساتھ شائع ہوا۔ اس میں سوین ہینسن صاحب نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ میڈسن صاحب کے ساتھ مل کر ان کی بہت مدد کی۔ 1986ء سے لے کر دو سال پہلے تک جب تک ان کی صحت رہی تقریباً ہر سال یہاں یوکے میں جلسے پر آتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں جو انٹرنیشنل شوریٰ ہوتی تھی وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی معاونت کا بھی ان کو اعزاز ملا۔ یہ سکینڈے نیوین ممالک کے مشترکہ رسالہ "Aktive Islam" کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 1981ء کو پہلے زعیم اعلیٰ انصار اللہ ڈنمارک کا انتخاب ہوا تو سوین ہینسن صاحب بطور زعیم منتخب ہوئے اور 1986ء تک رہے۔ سوین ہینسن صاحب کی اہلیہ احمدی نہیں تھیں بلکہ بہت زیادہ مخالف تھیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک رکھا لیکن جماعتی خدمات میں بھی کوئی کمی نہیں آنے دی۔ چندہ میں بڑے باقاعدہ تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور اگر مزید گنجائش نکلتی تو جماعتی ضروریات کے لئے ایک الگ اکاؤنٹ میں رقم ڈال دیتے تھے۔ جب ڈنمارک سے ریٹائرڈ ہو کر جانے لگے تو اپنی کار بھی مشن کو دے دی۔ ان کی مالی قربانیوں کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خط میں تحریر فرمایا تھا کہ سوین ہینسن صاحب کی قربانی قابل تقلید ہے۔ یہ ماشاء اللہ شروع سے ہی اخلاص و ایثار کا مرقع ہیں اور مالی قربانی کے لحاظ سے نمونہ ہیں۔ کبھی ان کو یاددہانی کی ضرورت نہیں پڑی۔ آگے لکھتے ہیں کہ خدا کرے کہ باقی جماعت کے دوست بھی انہی کی طرح ہو جائیں تو پھر سیکرٹری مال کا کام صرف ریکارڈ رکھنا ہو جائے اور یاددہانیوں پر اسے وقت صَرف نہ کرنا پڑے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب نماز کے بعد مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی بیوی اور بچوں کو بھی احمدیت قبول کرنے اور احمدیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جنوری 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 فروری 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ جمیلہ احمد جملول صاحبہ (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ جمیلہ احمد صاحبہ آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کی ایمان افروز داستان کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کا کچھ مزید احوال بیان کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:

ہم چند ماہ سے ایک متروک گھر میں رہ رہے تھے جو میرے خاوند کے ایک دوست کا تھا۔ اس گھر میں میرے خاوند کو عجیب وغریب تصاویر اور ہیولے نظر آتے تھے اور ان کے خیال میں یہ گھر آسیب زدہ تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے میں ایم ٹی اے پر جنات وغیرہ کے بارہ میں پروگرام دیکھنے کے بعد اس یقین پر قائم تھی کہ یہ سب اوہام ہیں۔

اشرار کے آزار

میرے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش متوقع تھی، ان کی ولادت کے بعد ہم سے گھر چھوڑنے کا مطالبہ ہوا تو ہم قریبی علاقے میں کرائے کے ایک معمولی گھر میں شفٹ ہوگئے۔ یہاں میرے خاوند کا تعارف ایک دھوکہ باز اور فریب کار شخص سے ہوا جس نے کہا کہ وہ آثار قدیمہ کی خرید وفروخت کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے نہ جانے میرے خاوند کو کس طرح شیشے میں اتارا اور اسے ستّر ہزار سعودی ریال کے عوض ایک گولڈ بار فروخت کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ میرے خاوند نے جب اسے چیک کروایا تو وہ پیتل نکلا۔ اس کی وجہ سے میرے خاوند کی اس شخص سے لڑائی ہوگئی جس کے بعد پتہ چلا کہ وہ شخص اکیلا نہیں ہے بلکہ ایک گروہ ہے جو آئے دن ایسی وارداتیں کرتے رہتے ہیں۔ جب بات بڑھی تو انہوں نے میرے خاوند اور میرے بڑے بیٹے کو اغوا کرلیا۔ میں چھوٹے بچوں کے ساتھ اس دُوردراز کے علاقے میں اکیلی تھی جہاں نہ میرا کوئی جاننے والا تھا نہ کوئی مددگار۔ میں خوفزدہ تھی اور ایسے میں خدائے ذوالجلال کے حضور میرے آنسو دعائیں بن بن کر بہتے چلے جاتے تھے۔ چند روز کے بعد خدا کا خاص فضل ہوا اور میرا خاوند اور بیٹا کسی طریقے سے ان شریروں کی قید سے آزاد ہوکر بخیر وعافیت گھر لوٹ آئے۔

حقیقت کا سفر

اب ہمارا وہاں رہنا خطرہ سے خالی نہ تھا اسلئے ہم وہاں سے بہت دور ایک پہاڑی علاقے میں منتقل ہوگئے۔ مالی حالت بھی دگرگوں تھی اسلئے کوئی مناسب گھر بھی کرائے پر نہ لے سکتے تھے۔ وہاں کسی نے بتایا کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک ہوٹل ہے جو ایک عرصہ سے خالی پڑا ہوا ہے اور اگر تم وہاں رہنا چاہو تو ہوٹل کے چوکیدار سے چابی لے کر اس میں بغیر کسی معاوضہ کے رہائش اختیار کرلو۔

ہم وہاں جانے لگے تو قریبی بستی کے لوگوں نے ہمیں ڈراتے ہوئے کہا کہ یہ ہوٹل ایک لمبے عرصہ سے خالی پڑا ہے اور اس میں جنّات کا بسیرا ہے۔ میرے خاوند نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ ایسے جنّات کا کوئی وجود نہیں جو انسانوں کے سر پر سوار ہوجاتے ہیں اور انہیں تکلیف دیتے اور تنگ کرتے ہیں، اس لئے مجھے تو اس میں رہائش پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہاں پر لازمی رہنا چاہئے تا میرے یقین اور آپ کے شک کی حقیقت بھی آشکار ہوجائے۔

چنانچہ ہم ہوٹل کی جانب بڑھنے لگے۔ جب میں اس ہوٹل میں داخل ہوئی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ ہر چیز گرد وغبار سے اَٹی پڑی تھی۔ ہوٹل میں نہ پانی تھا، نہ بجلی اور بند کمرے نہایت خوفناک منظر پیش کررہے تھے۔ ہم نے ایک کمرہ کھول کر صاف کیا، ایک ٹینکر پانی منگوایا اور یہاں رہائش اختیار کرلی۔ ہم دن کے وقت تو اس میں آزادی سے چل پھر لیتے تھے لیکن مغرب کے بعد اپنے کمرہ میں بند ہوکر بیٹھ جاتے تھے اور ڈر کے مارے کوئی بھی باہر جانے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ میں رات کے وقت خوف کے مارے اپنی نظریں اِدھر اُدھر دوڑا کر دیکھتی اور اپنی سماعت کو تیز کرکے کچھ سننے کی کوشش کرتی لیکن مجھے نہ تو کوئی ہیولہ نظر آیا اور نہ ہی میں نے کبھی چیخوں وغیرہ کی کوئی جناتی آواز سنی۔

دوسری طرف میرے خاوند نے مجھے بتایا کہ گاؤں والے کہتے ہیں کہ یہاں پر ایک شخص کی وفات ہوگئی تھی جس کے بعد سے جنّ اس مقام پر قابض ہیں اور جو بھی اس جگہ جاتا ہے اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ نیز اس ہوٹل کے گردونواح میں رات کے وقت اکثر ایک لحیم وشحیم اور طویل اور ڈراؤنا شخص نظر آتا ہے جس کا پورا جسم بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔

ایک روز میرے خاوند نے کہا کہ اب تو اہلِ بستی ہم سے بھی ڈرنے لگے ہیں، ان کا خیال ہے کہ ہم کوئی خاص مخلوق ہیں جو جنوں کی آماجگاہ میں بڑے سکون سے رہتے ہیں۔

میں یہ باتیں سن کر ڈرنے کی بجائے خود کو یقین دلاتی کہ ایسے جنوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ لیکن میں نے دل میں یہ فیصلہ کیا ہوا تھا کہ اس کے باوجود اگر میں نے ایسے ہیولے یا تصویریں دیکھیں جن کا ذکر زبان زدِ عام ہے تو میں اس جگہ کو چھوڑ دوں گی۔ ہم نے اس ہوٹل میں دو ماہ قیام کیا۔ اس دوران ہمارے بچے اس مقام سے مانوس ہوگئے اور وہ ہوٹل میں کھیلتے پھرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ہم نے اس عرصہ میں کوئی جن نہ دیکھا۔

اس کے بعد حالات ٹھیک ہوگئے اور ہم اپنے علاقے میں اپنے گھر میں واپس آگئے اور یوں یہ آٹھ ماہ کا سفر ختم ہوا جسے میں جنّوں کی حقیقت جاننے کے سفر کا نام دوں گی۔

باعثِ تسکین واطمینان

گھر واپس پہنچنے پر جس چیز کی مجھے سب سے زیادہ یاد آئی وہ ایم ٹی اے تھا۔ میں ایم ٹی اے دیکھنے کے لئے بے چین تھی لیکن بجلی نہ تھی اور گرمی عروج پر تھی۔ میرے خاوند نے جنریٹر خریدا تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اب میرے لئے ایم ٹی اے دیکھنا آسان ہوجائے گا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھنے کے لئے بے چین تھی کیونکہ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھنے اور آپ کا کلام سننے سے میری دلی تسکین ہوتی تھی۔ اسی طرح میں پروگرام الحوار المباشر دیکھنے کے لئے بھی بیتاب تھی کیونکہ اس پروگرام میں بیان ہونے والی عقل ومنطق سے ہم آہنگ تفاسیر وتوجیہات میرے دل کو لگتی تھیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ جنّوں کے بارہ میں احمدیوں کے بیان کردہ مؤقف کی صداقت کو تو ہم نے آٹھ ماہ کے سفر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ میں نے زندگی میں کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں کئی سالوں سے متروک کسی گھر میں جا کر کئی ماہ تک قیام کروں گی، اور پھر صرف گھر ہی نہیں بلکہ بے شمار کمروں پر مشتمل ایک ایسے ہوٹل میں دو ماہ تک رہائش اختیار کروں گی جس کے بارہ میں اردگرد کے تمام لوگوں کی عینی شہادت ہمیں ہر روز سنائی جائے گی کہ یہاں جنات کا سایہ ہے اور عجیب وغریب شکلوں والے ہیولے یہاں پر نظر آتے ہیں۔ اگر میں الحوار المباشر کے ایک پروگرام کو سن کر اس یقین پر قائم نہ ہوتی کہ ایسے جنات کا کوئی وجود نہیں ہے جو انسانوں کے سروں پر سوار ہوکر ان سے طرح طرح کی حرکات کرواتے ہیں تو ایسے دُور افتادہ اور ایک عرصہ سے ویران پڑے ہوٹل میں رہنے کا خطرہ کبھی مول نہ لیتی۔

الحمد للہ کہ خدا نے مجھے دوبارہ ایم ٹی اے اور خصوصًا پروگرام الحوار المباشر دیکھنے کی توفیق بخشی۔ اس وقت اس پر عصمت انبیاء کے بارہ میں پروگرام پیش کئے جارہے تھے۔ مثلاً یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ نہیں بولے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام نے دشمنوں کے سامنے اپنی بچیاں پیش نہیں کی تھیں، حضرت ایوب علیہ السلام کو خطرناک بیماریاں لاحق نہیں ہوئی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے بلکہ وفات پاچکے ہیں۔ یہ سب ایسی تفسیرات تھیں جنہیں ہر عاقل اور سلیم الفطرت انسان قبول کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ میں ایک طرف تو بہت خوش تھی اور دوسری طرف ایسے مضامین سن کر حیران بھی تھی کہ اتنی عمر لاعلمی اور جہالت کو ہی حق کہتے کہتے گزر گئی۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

میں نے اپنے خاوند کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی لیکن بجائے قبول کرنے کے اس نے الٹا مجھے ہی جھڑکنا شروع کردیا اور ایم ٹی اے دیکھنے سے منع کردیا بلکہ غصے میں آکر اس نے ایم ٹی اے کو چینلز کی لسٹ سے حذف کرنے کے بعد کہا کہ اگر میں نے دوبارہ اس گھر میں ایم ٹی اے چلتا ہوا دیکھا تو ٹی وی کو توڑ کر گھر سے باہر پھینک دوں گا۔

مجھے اس اعلان سے بہت تکلیف ہوئی کیونکہ میرے لئے اس چینل سے دور رہنا ناممکن تھا۔ میں اپنے بیس سالہ بیٹے سے بھی ان باتوں کا ذکر کرتی رہتی تھی اور میرا بیٹا اپنے باپ کے برعکس ان تمام باتوں کو قبول کرتا تھا۔ اس نے میری مدد کی اور چینل دوبارہ تلاش کرکے لگا دیا اور مجھے دوبارہ اس کو لگانے کا طریقہ بھی بتادیا۔ چنانچہ میں اپنے شوہر کی گھر میں عدم موجودگی کے وقت ایم ٹی اے دیکھتی اور جب وہ آتے تو ان کی بات کا احترام کرتے ہوئے چینل بدل دیتی۔ میرے خاوند نے جب میرے احمدیت کی طرف شدید میلان کو محسوس کیا تو میرے والد صاحب کو فون کرکے ساری صورتحال سے آگاہ کردیا۔ میرے والد صاحب فورًا مجھے سمجھانے کے لئے تشریف لائے اور میرے ساتھ بہت نرمی کے ساتھ بات کی۔ چونکہ میرے والد صاحب بات سنتے اور پھر سمجھنے کی کوشش کرتے تھے نیز اچھی بات کو قبول کرنے والے تھے اس لئے میں نے ان کے ساتھ کھل کر بات کی اور کئی امور کے بارہ میں ہماری بحث بھی ہوئی جس کے بعد وہ مجھے عمومی نصیحت کرکے لَوٹ گئے۔

ایم ٹی اے ساتھ ساتھ رہا

یمن میں حالات کی خرابی کی وجہ سے چوری اور ڈاکہ کی کارروائیاں بڑھ گئیں۔ ایک روز کچھ مسلح اشخاص میرے خاوند کے پاس آئے اور زمین کے کاغذات ان کے حوالے کرکے گھر سے نکل جانے کا کہا۔ جب میرے خاوند نے گھر کے اندر داخل ہوکر ان کی بات ماننے سے انکار کیا تو وہ حویلی کا دروازہ توڑ کر اندر آگئے اور فائرنگ شروع کردی۔ بچے ڈر کے مارے چیخ رہے تھے اور میں بھی رونے کے ساتھ ساتھ شور مچا رہی تھی۔ انہوں نے ہمارے گھر کا محاصرہ کرکے آنسو گیس کے شیل پھینکنے شروع کردیئے۔ میرا خاوند گھر کے اندر سے ان حملہ آوروں پر جوابی فائرنگ کررہا تھا جس کی وجہ سے حملہ آوروں کے دو آدمی زخمی ہوگئے۔ کئی گھنٹوں کے بعد پولیس آئی اور حملہ آوروں کا پیچھا کرنے کی بجائے میرے خاوند کو ہی لے گئی اور جیل میں بند کردیا۔

ایسے حالات میں خطرہ تھا کہ کہیں یہ اشرار دوبارہ نہ آجائیں چنانچہ میں بچوں کو لے کر اپنے والدین کے گھر چلی گئی اور دو ماہ تک وہاں قیام کیا۔ وہاں میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر ایم ٹی اے دیکھتی رہی۔ میرے والد صاحب میری بات کی تائید کرتے تھے اور اکثر جماعتی تفسیرات اور آراء کو قبول کرتے تھے لیکن جنّوں کے بارہ میں وہ اپنی رائے پر قائم رہے۔ میں نے انہیں اپنے سفر اور ویران ہوٹل میں رہنے کا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ بعض جن مؤمن ہوتے ہیں اور بعض کافر۔ ہوسکتا ہے کہ جس ہوٹل میں تم رہی ہو وہاں پر مؤمن جن ہوں، اس لئے انہوں نے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

میں نے عرض کیا کہ چلیں جنّ کے موضوع کو چھوڑ دیں اور دجال کی حقیقت اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے آسمان پر جانے کی نفی نیز ان کے چھوٹی عمر میں کلام کرنے کے موضوعات کے بارہ میں بتائیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے ان موضوعات کے بارہ میں اپنی تسلی کا اظہار کیا تو پاس بیٹھے میرے تایا جان کے کان کھڑے ہوئے اور انہوں نے میرے ایک اور چچا سے مل کر میرے والد صاحب سے کہا کہ کیا اب تم اس عمر میں اپنا دین بدلوگے؟ اپنی بیٹی کی بات کو اہمیت نہ دو۔ تم دیکھتے نہیں ہو کہ جب سے اس نے اس نئے دین کی طرف توجہ کی ہے اس کے ساتھ کس طرح برا سلوک ہو رہا ہے اور اسے بار بار اپنے گھر سے بے گھر ہونا پڑ رہا ہے۔ یہ سن کر میرے والد صاحب ان کی باتوں میں آگئے اور غصہ میں آکر ایم ٹی اے کو چینلز کی لسٹ سے حذف کردیا۔

دو ماہ کے بعد میرا خاوند جیل سے رِہا ہوگیا اور ہم شریروں کے شر سے بچنے کیلئے دوسرے شہر چلے گئے جہاں میرے خاوند کی بہن رہتی تھی۔ میرے خاوند نے ہمیں وہاں چھوڑا اور خود ہمارے لئے گھر کا بندوبست کرنے کیلئے دارالحکومت چلا گیا جبکہ ہم ایک ماہ تک اس کی بہن کے گھر میں رہے۔ اس کی بہن جاب کرتی تھی اور صبح سویرے ہی نکل جاتی تھی اور میں ان کے ٹی وی پر ایم ٹی اے لگا کر دیکھتی رہتی۔ کبھی کبھی میری اس نند کی بڑی بیٹی بھی میرے ساتھ بیٹھ جاتی۔ اسے امام مہدی کے ظہور کی باتیں پسند نہ آئیں اور اس نے اپنی والدہ سے ذکر کردیا۔ میری نند نے مجھ سے کہا کہ یہ ایم ٹی اے والے شیعہ ہیں اور اپنے پروگراموں کے ذریعہ لوگوں کے دماغ خراب کررہے ہیں اور ان کی تمام باتیں ہی ہمارے معروف عقائد کے خلاف ہیں۔ اسلئے آئندہ یہاں پر یہ چینل دیکھنے کی کوشش نہ کرنا۔ بہرحال ایک ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ہمیں اپنا گھر مل گیا اور ہم اس میں منتقل ہوگئے۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/مارچ 2017)

......☆......☆......☆......

قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور نجات پالی ورنہ گھاٹا پایا، نقصان اٹھایا

نماز باجماعت سے جہاں ایک وحدت کا اظہار ہے وہاں ایک دوسرے کی نیکیوں کا بھی اثر ہوتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20 جنوری 2017 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔

سوال نماز کو چھوڑنے سے انسان کس چیز کے قریب ہو جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضورؐ نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔

سوال آنحضورؐ نے نماز کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور نجات پالی ورنہ گھاٹا پایا، نقصان اٹھایا۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کو نماز پڑھنے کی کس عمر سے تلقین کرنے کا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سات سال کی عمر میں بچے کو نماز کی تلقین کرو اور دس سال کی عمر میں اس کو نماز کا پابند کرنے کے لئے سختی بھی کرنی پڑے تو کرو۔

سوال جن بچوں کے ماں باپ نمازوں کے پابند نہیں ہوتے ان کے متعلق حضور انور نے کیا تشویش ظاہر فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بچے اگر آنحضرتؐ کا ارشاد سن بھی لیں لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہوگا؟ یقیناً ایسے بچے یہ خیال کریں گے کہ اس حکم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایک حکم کو نظر انداز کر کے بچے کے دل سے ہر اسلامی حکم کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ ایسے لوگ نہ صرف خود گھاٹا پانے والے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی گھاٹا پانے والوں میں شامل کروا رہے ہوتے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پنجوقتہ نماز ادا کرنے والے کی مثال کس چیز سے دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار روزانہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً کوئی میل نہیں رہے گی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تو پھر یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف جانے کا کیا ثواب بیان فرمایا ہے؟

جواب آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اگر ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔

سوال وہ کیا بات ہے جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟

جواب آپؐ نے فرمایا کہ دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں سے دُوریاں پیدا کرتا ہے۔ فرمایا اتنا ہی نہیں یہ ایک قسم کا رباط ہے۔ یعنی سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنے کے برابر ہے۔

سوال ایک مؤمن کو سب سے بڑا خطرہ کس سے ہے اور اس سے بچنے کے لیے اسے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک مومن کو سب سے بڑا خطرہ جس سے بچنے کے لئے چھاؤنی قائم کرنے کی ضرورت ہے وہ خطرہ شیطان کا ہے۔ دنیاوی خواہشات کا خطرہ ہے جو شیطان دل میں پیدا کرتا ہے۔ ان سے بچنے کے لئے نماز باجماعت کی چھاؤنی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز باجماعت کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا، نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

سوال نماز باجماعت کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فائدہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز باجماعت سے جہاں ایک وحدت کا اظہار ہے وہاں ایک دوسرے کی نیکیوں کا بھی اثر ہوتا ہے۔ جب ایک ہی صف میں زیادہ نیکیاں بجا لانے والے اور روحانی لحاظ سے بڑھے ہوئے اور کمزور لوگ بھی کھڑے ہوں گے تو کمزوروں پر نیکیوں کا اثر پڑے گا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت کے متعلق احباب جماعت کو کیا توجہ دلائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر عاقل بالغ مرد پر باجماعت نماز فرض ہے۔ لیکن اس کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ ایک حقیقی مومن پر نماز فرض ہے اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے لیکن مربیان اور نظام جماعت کا کام ہے کہ ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں لذت اور سرور حاصل کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند انسان اِس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جائے۔

سوال بعض لوگوں میں باوجود نمازیں پڑھنے کے برائیاں قائم رہتی ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نماز برائیوں سے بچاتی ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں میں نمازیں پڑھنے کے باوجود برائیاں قائم رہتی ہیں ان کی نمازیں صرف ظاہری نمازیں ہوتی ہیں وہ اس کی روح کو نہیں سمجھتے۔

سوال ہر حالت میں عبادت میں لذت اور توجہ قائم رکھنے کا حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پریشانی میں جب کوئی ہوتا ہے تو عبادت کی طرف توجہ رہتی ہے لیکن جب خواہشات پوری ہو جائیں تو سُستی ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا برے، اس لذت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور صرف ذاتی حالات ہی نہیں ایک مومن کو تو معاشرے کے عمومی حالات بھی درد پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں جب یہ درد کی کیفیت ہوگی تو درد سے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام و انصار کو کس بات کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کامیابیاں سونے سے نہیں ملیں گی۔ کامیابیاں لاپرواہی سے نہیں ملیں گی۔ کامیابیاں سرحدوں پر گھوڑے باندھنے اور چھاؤنیاں قائم کرنے سے ملیں گی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات جمعہ کے متعلق احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میرے خطبات اوّل تو ہر ایک سنتا ہی نہیں۔ یہ کہنا کہ سو فیصد لوگ سنتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور اگر سن بھی لیں تو پھر بھی مستقل یاددہانی کروانا نظام جماعت کا کام ہے۔

سوال جماعتی مسائل کے حل کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب اگر لذّت وسرور پیدا کرنے والے نمازی پیدا ہو جائیں گے تو مالی نظام خودبخود ٹھیک ہو جائے گا اور یہی نہیں بلکہ امور عامہ اور قضا کے جو مسائل ہیں وہ بھی بہت حد تک حل ہو جائیں گے بلکہ اگر سارے نمازیں صحیح طرح ادا کرنی شروع کر دیں تو باقی شعبہ جات بھی ایکٹو ہو جائیں گے۔

سوال آج کل دنیا میں جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل دنیا کے حالات ایسے ہیں کہ جنگ اور تباہی کا خطرہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی پناہ ہی ہے جو بچائے گی۔ اگر ان خطروں سے بچنا ہے تو خدائے ذوالعجائب سے پیار کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں اور عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالتے ہوئے ہم لذّت وسرور پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

سوال مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اکثر لوگ ان ممالک میں آ کر دنیاوی کشائش دیکھ کر خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں۔ ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا ہے اور اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو اس تعلیم کے مطابق عمل کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ ہر احمدی مرد کو بھی، عورت کو بھی، اپنی نمازوں کی حفاظت اور مردوں کو خاص طور پر باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

سوال نمازوں کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خوب یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے نماز اور توحید کچھ ہی ہو اسی وقت بے برکت اور بے سُود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔ سنو وہ دعا جس کے لئے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرمایا ہے اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔

سوال نمازوں میں مستقل سرور کی کیفیت کب پیدا ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انسان جب کوشش کر کے اور اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے ہوئے ہر چیز سے تعلق توڑتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے اور گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اور نمازوں میں مستقل سرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

سوال نماز میں نور اور لذت پانے کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع اِلی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت آ جاتا ہے کہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو کیونکہ دنیا تو گزرنے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گزر جائے گی۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے عورتوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا، عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ، شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عمل درآمد کرنا تمہارا کام ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے نمازوں میں اپنی زبان میں دعا کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا، پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو، اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا ہے جب تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ مسنون اَدعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے نماز میں کیا دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا، نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اور تمام کام تمہارے اس کی مرضی کے موافق ہوں۔ اپنی بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔''

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

واقف زندگی کو مکمل طور پر اپنی وفا کا اظہار کرنا چاہئے

ایک واقف نو اور واقف زندگی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں فلاں جگہ جاؤں یا مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے۔ اس کو مکمل طور پر اپنی وفا کا اظہار کرنا چاہئے کہ جماعت اور خلیفہ وقت مجھے جہاں بھیجیں گے میں وہاں چلا جاؤں گا اور جن حالات میں بھی رہنا پڑے میں وہاں رہوں گا۔ اور جن حالات میں بھی گزارا کرنا پڑے میں کروں گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیسے ملیں گے تو وقف رکھوں گا، نہیں ملیں گے تو نہیں رکھوں گا۔ بعض دفعہ واقفین زندگی کو ایسی جگہوں میں بھیجنا پڑتا ہے مثلاً افریقن ممالک میں یا غریب ملکوں میں جہاں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک وقف نو کا یہ کام ہے کہ وہ ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے☆

دُنیاوی خواہشات کے آنے پر استغفار کرو! استغفار کشائش پیدا کردیتا ہے اور قناعت بھی

اللہ ہر وقت یاد رہنا چاہئے۔ ہر وقت ذہن میں رکھو کہ تم نے وقف کیا ہوا ہے۔ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف ہوتی ہے۔ پھر اگر ایسی خواہشات آتی ہیں جو دُنیاوی قسم کی ہوں جیسے فلاں کے پاس پیسہ ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ فلاں تو فلاں چیز خرید سکتا ہے اور ہم نہیں خرید سکتے۔ فلاں بڑے گھر میں رہتا ہے اور میں چھوٹے گھر میں رہتی ہوں۔ اس طرح بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں تو اس وقت استغفار پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ استغفار کشائش پیدا کردیتا ہے اور دوسرا قناعت بھی پیدا کردیتا ہے۔ یہ میں اپنے تجربہ سے کہہ رہا ہوں۔ میں گھانا میں رہا ہوں اور وہاں جیسے حالات کہیں بھی نہیں تھے۔ تم لوگوں کا الاؤنس تو مہینہ چل جاتا ہے لیکن ہمارا الاؤنس پندرہ دنوں میں ختم ہو جاتا تھا۔ پھر ہمیں پتا ہے ہم کس طرح گزارا کرتے تھے۔ میں نے کبھی کہیں سے پیسے نہیں منگوائے۔ نہ گھر سے اور نہ کہیں اور سے۔ جس طرح بھی ہوا گزارا کرلیا اور میری بیوی بچوں نے بھی ساتھ دیا۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھو کہ میں نے وقف کیا ہے☆

واقفین و واقفات نَو کو سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 12و13رنومبر 2016 کی مصروفیات

12رنومبر 2016ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور خاکسار عبدالماجد طاہر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور مختلف امور اور معاملات پر حضور انور نے ہدایات عطا فرمائیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کے اس سیشن میں 53 خاندانوں کے 225 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کا تعلق درج ذیل چار جماعتوں سے تھا۔ ایڈمنٹن، Fort McMurray لائیڈمنسٹر، وینکوور۔ ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر، لائیڈمنسٹر سے آنے والی فیملیز 570 کلومیٹر، Fort McMurray سے آنے والی 780 کلومیٹر اور وینکوور سے آنے والی فیملیز 950 کلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلان نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(1) عزیزہ عدیلہ نعیم چوہدری بنت مکرم نعیم بشیر چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم ریحان احمد وحید ابن مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ کے ساتھ طے پایا۔ (2) عزیزہ فریحہ مومن صاحبہ بنت مکرم عبدالشاد مومن صاحب کا نکاح عزیزم عادل محمد ابن مکرم ادریس محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (3) عزیزہ افشاں محمود چوہدری بنت مکرم خالد محمود چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم آصف احمد ابن مکرم مصباح الدین احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (4) عزیزہ سارہ ملک بنت مکرم شکر اللہ ملک صاحب کا نکاح عزیزم مصور احمد ابن مکرم سرفراز خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (5) عزیزہ عائشہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب کا نکاح عزیزم فہد اقبال چٹھہ ابن مکرم اقبال احمد چٹھہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا: یہ نکاح جو میں نے اعلان کئے ہیں یا تو دونوں واقف نَو ہیں یا ایک فریق ان میں سے واقف نَو ہے۔ عموماً جیسے یہ آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں سے ہر نئے شادی کرنے والے جوڑے کیلئے یہ ہدایت ہے کہ ایک دوسرے کے رشتے کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے پر اپنا اعتماد بحال کرو، ہمیشہ سچائی پر قائم رہو اور اپنے کل کو بھی دیکھو کیسا ہے؟ پس یہ باتیں ہر قائم ہونے والے رشتہ کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اگر اعتماد قائم کریں گے تو رشتے قائم رہنے والے ہوں گے۔ جو سچائی پر قائم ہوں گے اور ’’قول سدید‘‘ سچائی ہے۔ کوئی بات ایک دوسرے سے چھپانی نہیں ہے۔ رحمی رشتے ہیں، لڑکے کو اپنی ہونے والی بیوی یا بیوی کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ ان کا ادب و احترام کرنا ہوگا اور لڑکی کو بھی اپنے سسرالی رشتوں کا ادب و احترام کرنا ہوگا۔ تب ہی رشتے قائم رہتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف دنیا پر نظر نہ رکھو بلکہ اپنے کل کو بھی دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب لینا ہے۔ ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہنا۔ آگے کی بھی زندگی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے آئندہ کی زندگی کا خیال رکھو اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں اور بچوں کے کل کو سنوارو۔ ان کو دین پر قائم کرو۔ ان کو دنیاوی تعلیم و تربیت کے ساتھ دینی تعلیم و تربیت بھی دو تب ہی کامیاب شادیاں ہوں گی اور آئندہ نسلیں بھی کامیابی سے پروان چڑھیں گی۔ جو دین کی خادم ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو دنیاوی نعمتیں بھی عطا فرمائے گا۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ان خاندانوں میں قائم ہونے والے یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر پچاس منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے اور مدرسہ حفظ القرآن میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک طالبعلم عزیزم ناصف مبشر سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

تصاویر

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں کیلگری ریجن کی مجالس عاملہ اور جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے درج ذیل تیرہ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆مجلس عاملہ ایڈمنٹن ویسٹ ☆مجلس عاملہ ایڈمنٹن ایسٹ ☆مجلس عاملہ وینکوور اور صدران حلقہ ☆مجلس عاملہ جماعت کیلگری اور صدران حلقہ ☆مجلس عاملہ انصاراللہ ایڈمنٹن ایسٹ ☆مجلس عاملہ انصاراللہ ایڈمنٹن ویسٹ ☆مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کیلگری ریجن ☆مجلس عاملہ انصاراللہ کیلگری ریجن ☆مجلس عاملہ Airedrie ☆مجلس عاملہ جماعت Chestermere ☆مجلس عاملہ Fort McMurray ☆Calgary Tour Team ☆کیلگری قافلہ ڈرائیورز + حفاظت خاص ٹیم

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں چھ بجکر بیس منٹ پر واقفات نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

واقفات نَو کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فائزہ فاروق صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ثمینہ جاوید صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ سابحہ صدف صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ بعدازاں عزیزہ سدرہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 524)

اس کے بعد عزیزہ عائشہ صدف نے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ؎

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا ☆ وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا

بعدازاں عزیزہ فائزہ ماہم، ماریہ عثمان اور مہوش آفتاب نے درج ذیل عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی ’’خلافت احمدیہ اور افراد جماعت کے درمیان محبت، ایک بے مثال روحانی تعلق‘‘

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نَو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفاتِ نَو سے دریافت فرمایا کہ مَیں نے جلسہ کینیڈا کے موقع پر جو عورتوں سے خطاب کیا تھا اس کے پوائنٹس کسی کو یاد ہیں؟ آپ لوگ یہاں سے مہنگا ٹکٹ خرید کر جلسہ میں گئی تھیں تو کچھ تو یاد ہونا چاہئے۔

اس پر ایک واقفہ نَو نے عرض کیا: حضور نے فرمایا تھا کہ اگر ہر عورت اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی ہو تو وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے والی بھی ہوتی ہے۔ جب کوئی عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے گی تو ہر لڑکا اچھا بیٹا، اچھا باپ اور اچھا خاوند ہوگا۔ اسی طرح ہر لڑکی اچھی بیٹی، اچھی بہو، اچھی ساس، اچھی نند بنے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور اس طرح پھر امن قائم ہو جائے گا۔ گھروں کے اندر جھگڑے نہیں ہوں گے۔

☆اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ حضور انور کی سب سے پسندیدہ Sushi کونسی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے کبھی نام نہیں دیکھے لیکن سوشی کی تقریباً ساری قسمیں ہی کھا لیتا ہوں۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میاں بیوی کے رشتہ میں privacy کی کیا حدود ہیں؟ چوری چھپے ایک دوسرے کی باتیں سننا اور ایک دوسرے کی چیزوں کی تلاشی لینا وغیرہ ٹھیک ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ چیزیں غلط ہیں۔ اصل چیز اعتماد ہے۔ نکاح کے خطبہ میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں دوسری یا تیسری ہدایت یہی ہے کہ سچائی پہ قائم رہو۔ سچائی سے مراد قولِ سدید ہے یعنی ایسا قول جس میں کسی بھی قسم کی بات کو TWIST کرنے والی چیز نہ ہو۔ اگر قولِ سدید آجائے تو پھر کسی قسم کا کوئی تجسس نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کی تلاشی لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے بھی اگر رشتوں کے درمیان اعتماد نہیں ہے تو رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔ میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا رشتہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے پر confidence ہونا چاہئے۔ اصل چیز ہی اعتماد ہے اور اگر دونوں طرف سے اس کا خیال رکھا جا رہا ہو تو پھر سب ٹھیک ہے۔ تلاشی لینے یا اس قسم کی چیزیں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب اعتماد نہ رہے۔ اور جب رشتوں میں اعتماد نہ رہے تو پھر دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے میں اکثر جوڑوں کو ہمیشہ کہا کرتا ہوں تم میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے اپنی آنکھ اور زبان اور کان بند کرلو۔ اگر تمہیں کوئی خیال بھی آئے تو تم نے دوسرے کی برائیاں نہیں تلاش کرنی۔ اگر برا خیال ذہن میں آئے تو اپنی آنکھ بند کرلو اور اچھائی دیکھنے کے لئے آنکھ کھول لو۔ اگر تمہیں اپنے خاوند کی کوئی بات بری لگے اور تم اس پر کوئی comment کرنا چاہتی ہو تو بہتر ہے خاموش ہو جاؤ۔ اسی طرح اگر میاں بھی خاموش ہو جائے تو بہتر ہے۔ اگر کوئی اچھی بات ہو تو دونوں ایک دوسرے کی اچھی باتوں کو appreciate کرو اور ان کی تعریف کرو۔ بعض دفعہ لوگ کسی بری بات کو بڑھا چڑھا کر آگے بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی تمہارے خاوند کے خلاف ایسی بات کرے جس کے ذریعہ وہ تمہیں تمہارے خاوند کے خلاف کر رہا ہو تو ایسی صورت میں کان بند کرلو اور اسے کہہ دو کہ میں یہ بات نہیں سنوں گی۔ اسی طرح اگر کوئی خاوند سے اس کی بیوی کے بارہ میں بات کرے تو اسے نہیں سننی چاہئے۔

☆اسکے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ کتنی مرتبہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے تو مختلف وقتوں میں اپنے کاموں کے لئے کئی مرتبہ قرآن شریف کو دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن صبح مَیں کم از کم آٹھ نو رکوع ضرور پڑھ لیتا ہوں۔ فجر کی نماز سے پہلے بھی اور فجر کی نماز کے بعد بھی۔

☆اس کے بعد ایک واقفہ نے پوچھا کہ اگر تیسری جنگ عظیم ہوتی ہے تو اس کے کینیڈا پر کیا اثرات ہوں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا اثر تو ساری دنیا پر ہوگا۔ ظاہر ہے کینیڈا بھی اس میں involved ہوگا۔ آجکل تم لوگ جو poppy لگائے پھرتے ہو یہ اسی وجہ سے ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں کینیڈا کے کئی ہزار آدمی مارے گئے تھے حالانکہ کینیڈا براہِ راست اس میں involve نہیں تھا۔ تو اب جو جنگ ہوگی اس میں سارے ملک involved ہیں۔ آپ لوگوں نے عراق میں بھی فوجی بھیجے۔ پھر سعودی عرب سے جو اسلحہ کی deal ہوئی ہے اس میں بھی کینیڈا نے کئی بلین ڈالر کے ہتھیار اور ammunition بھیجا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس میں کینیڈا بھی involved ہے۔ کینیڈا چاہے جتنا بھی دور ہے لیکن جنگ کا کچھ نہ کچھ اثر تو اس پر بھی ہوگا۔ لیکن یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل دے اور کوئی بھی ملک ایٹم بم کا استعمال نہ کرے۔ ورنہ اگلی نسلیں crippled ہو جائیں گی جو بڑی خطرناک چیز ہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ میں بہت چھوٹی تھی جب ہماری فیملی ملاقات ہوئی تھی۔ دوبارہ ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب ماشاء اللہ جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔ تم نے تو چھوٹی عمر میں ملاقات کرلی تھی لیکن بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی بھی نہیں کی۔ ان کو بہرحال پہلے چانس ملے گا۔

☆اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ میں وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہوں اور ایک مربی کی بیوی بھی ہوں۔ اس لئے مجھ پر نفس کا جہاد لازم ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ نفسانی خواہشات کو دبانے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خواہشات غالب ہو جاتی ہیں۔ تو ایسا کیا کرنا چاہئے کہ ہم آسانی سے ان خواہشات کو دبا سکیں تا کہ وہ ہم پہ غالب نہ آئیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ ہر وقت یاد رہنا چاہئے۔ پھر ہر وقت ذہن میں رکھو کہ تم نے وقف کیا ہوا ہے۔ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف ہوتی ہے۔ تم تو واقفہ نَو بھی ہو اس لئے تمہارا تو دوہرا وقف ہے۔ ایک واقفہ نَو کی حیثیت سے وقف اور دوسرا واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اگر ایسی خواہشات آتی ہیں جو دنیاوی قسم کی ہوں جیسے فلاں کے پاس پیسہ ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ فلاں تو فلاں چیز خرید سکتا ہے اور ہم نہیں خرید سکتے۔ فلاں بڑے گھر میں رہتا ہے اور میں چھوٹے گھر میں رہتی ہوں۔ اس طرح بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں تو اس وقت استغفار پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ استغفار کشائش پیدا کر دیتا ہے اور دوسرا قناعت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ یہ میں اپنے تجربہ سے کہہ رہا ہوں۔ میں گھانا میں رہا ہوں اور وہاں جیسے حالات کہیں بھی نہیں تھے۔ تم لوگوں کا الاؤنس تو مہینہ چل جاتا ہے لیکن ہمارا الاؤنس پندرہ دنوں میں ختم ہو جاتا تھا۔ پھر ہمیں پتا ہے ہم کس طرح گزارا کرتے تھے۔ میں نے کبھی کہیں سے پیسے نہیں منگوائے۔ نہ گھر سے اور نہ کہیں اور سے۔ جس طرح بھی ہوا گزارا کرلیا اور میری بیوی بچوں نے بھی ساتھ دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پہلی چیز یہی ہے کہ اس قسم کے خیال ہی نہیں آنے چاہئیں۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھو کہ میں نے وقف کیا ہے اور واقفِ زندگی تو سپاہی ہوتا ہے۔ جب کوئی سپاہی یا فوجی میدانِ جنگ میں جاتا ہے تو یہ نہیں سوچتا کہ لوگ تو گھروں میں آرام کر رہے ہیں اور میں یہاں گولی کے سامنے کھڑا ہوں اور لڑائی کر رہا ہوں اور مجھے گولی بھی لگ سکتی ہے اور میں مر بھی سکتا ہوں۔ پس اسی طرح واقف زندگی کو بھی نہیں سوچنا چاہئے اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ نمازوں اور عبادتوں کے علاوہ استغفار کیا کرے۔ جب بھی اس قسم کے خیالات آئیں تو استغفار شروع کردو۔ اس سے حالات بھی بہتر ہو جاتے ہیں اور قناعت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Climate Change پہ believe کرتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ساری دنیا کا climate change تو ہو رہا ہے لیکن یہ changeclimate اتنا خطرناک نہیں جتنا یہ extremists اور terrorists خطرناک ہو گئے ہیں۔ اب جب دنیا کی آبادی بڑھتی ہے تو لوگ deforestation کرتے ہیں یعنی جنگل کاٹتے ہیں۔ یہاں کیلگری میں بھی بہت ساری نئی development ہو گئی ہے کیونکہ لوگوں کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ آبادی بڑھنے کی وجہ سے صرف درخت نہیں کٹ رہے بلکہ کاریں بھی زیادہ چل رہی ہیں جسکی وجہ سے کاربن emission زیادہ ہوتی ہے۔ پھر آپ لوگوں کے گھروں میں گیس چلتی ہے وہ بھی ماحول کو pollute کر رہی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں climate پر اثر تو ڈال رہی ہیں اور خطرناک بھی ہیں لیکن اتنی خطرناک نہیں جتنے terrorist خطرناک ہیں۔

☆ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ جتنی بھی شادی شدہ واقفات ہیں آپ ان کیلئے کچھ نصیحت فرمائیں کہ وہ کس طرح اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور اپنے وقف میں balance create کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تو واقفینِ زندگی کی بیویاں ہیں وہ تو خود بھی وقف ہیں۔ دوسرا میاں بیوی کے تعلقات کی بات ہے تو میں نے اس کی نصیحت کر دی ہے۔ تیسری بات یہ کہ جو واقفاتِ نَو غیر واقفین نَو کی بیویاں ہیں انہیں کیا کرنا چاہئے؟ تو اس حوالہ سے یاد رکھیں کہ چاہے آپ کی شادی واقف نَو سے ہوئی ہے یا کسی ایسے آدمی سے جو دنیا کے کام کر رہا ہے آپ کو ہمیشہ یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم وقف نَو ہیں اور ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ یہ تو ایک عام احمدی کے لیے بیعت کا تقاضا ہے کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اس لئے اگر کوئی دینی کام ملتا ہے تو اس کو کرنا چاہئے۔ اگر کوئی نہیں ملتا تو خود راستے explore کریں کہ ہم کس طرح دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ اب پڑھی لکھی ہیں تو اخباروں میں article لکھیں۔ اسلام کے متعلق لوگوں کے جو شکوک ہیں انہیں ختم کریں۔ جماعتی رسالوں میں article لکھیں۔ اپنے رسالوں میں تربیت کے بارہ میں مضمون لکھیں۔ اسلام کے بارے میں دنیا کو بتائیں۔ اگر وقت ہو تو لٹریچر تقسیم کریں۔ اپنے دوستوں کا دائرہ بڑھائیں اور ان کو اسلام کے بارے میں بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی گھر کے کام کرنے کے علاوہ گھر میں بیٹھ کر اپنا دینی علم بڑھاتی رہیں۔ لیکن یہ نہیں کرنا کہ خاوند گھر آئے تو کھانا بھی نہ پکا ہو۔ بچے سکول سے آئیں تو ان کو کہہ دیا کہ جاؤ فریج میں سے کیلا یا سیب نکال کر کھالو یا ٹوسٹ پر مکھن لگا کر کھا لو۔ بیوی کا کام ہے کہ جب خاوند گھر میں آئے تو گھر بھی صاف ستھرا ہو اور کھانا بھی پکا ہو۔ بچے سکول سے گھر آئیں تو ان کو پتہ ہو کہ ماں کے پاس جائیں گے تو ہمیں محبت بھی ملے گی، پیار بھی ملے گا اور بھوکے سکول سے آئے ہیں تو ماں نے اچھا کھانا پکایا ہوگا۔ تو یہ ساری چیزیں balance کرنی ہیں۔ گھر کا ماحول ڈسٹرب نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی اور کام کے لئے وقت نہیں ملتا تو کم از کم گھر بیٹھ کر اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تفسیر پڑھیں، دینی کتابیں پڑھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں۔ اگر اردو نہیں آتی تو جو کتابیں انگلش میں ہیں وہ پڑھیں۔ تو یہ ساری چیزیں آئندہ بچوں کی تربیت میں کام آئیں گی۔ لیکن یہ بہانے نہیں ہونے چاہئیں کہ صبح سے شام تک لجنہ کی میٹنگز ہو رہی تھیں اس لئے باقی کام نہیں کر سکے۔ لجنہ میٹنگز میں گپیں زیادہ مارتی ہیں اور کام تھوڑے کرتی ہیں۔ اور لجنہ کو بھی چاہئے کہ اگر میٹنگ کے لئے ایک گھنٹہ مقرر کیا ہے تو وہی رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں باقی تنظیموں کو بھی کہتا ہوں کہ اب تو مسجدیں بن چکی ہیں اور بڑے بڑے سنٹر ہیں۔ اس لئے اگر خدام، انصار اور لجنہ ایک ہی دن میں ایک وقت پر میٹنگ کرلیں تو آپ کے آنے جانے کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر دور سے آنا ہے تو وقت بھی بچ جائے گا اور پٹرول کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اور خاوند بھی نہیں چڑے گا کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہوئی ہے ہر ہفتہ اجلاس ہو جاتا ہے۔ یا بیوی خاوند سے کہے گی کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہے ہر روز خدام الاحمدیہ تمہیں بلا لیتی ہے۔ تو یہ ساری چیزیں آپ لوگوں نے حالات کے مطابق خود adjust کرنی ہیں تا کہ آپ لوگوں کے گھر بھی نہ خراب ہوں اور ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی ہوتی رہے۔

☆ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر نماز میں صرف عورتیں ہوں اور امام بھول جائے تو عورت کو صرف تالی بجانے کی اجازت ہے لیکن امام کو اگر پھر بھی یاد نہ آ رہا ہو تو کیا عورت بتا سکتی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں صرف ایک ہی امام ہے اور ساری عورتیں ہی ہیں تو پھر وہ خاص حالات بن گئے۔ ان حالات میں اجازت ہے۔ اگر گھر میں آپ کا بھائی نماز پڑھا رہا ہے یا ابا پڑھا رہے ہیں یا ماموں یا چچا پڑھا رہے ہیں اور پیچھے ساری عورتیں ہیں تو پھر اگر وہ بھول جائیں تو یاد کروا سکتے ہیں۔

☆ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر کسی بات پر ساس سسر اور husband دونوں different opinion رکھتے ہوں تو کس کی بات سننی چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ گھر میں جھگڑا پیدا ہونے کا ڈر ہو تو پھر ہر لڑکی نے اپنے خاوند کی بات سننی ہے۔ آپ نے اپنے خاوندوں سے شادی کی ہے اسلئے اس کی بات سنو۔ لیکن ساس سسر سے بدتمیزی سے بات نہیں کرنی۔ ان کو غصہ چڑھے اور وہ ڈانٹیں تو کان بند کرلو۔ لیکن عورت کو خاوند کی بات سننی چاہیے اور پھر جب معاملہ ذرا ٹھنڈا ہو جائے تو پھر آرام سے، پیار سے خاوند کو سمجھاؤ کہ اگر ہم ماں باپ کی بات بھی مان لیتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔

☆ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر ایک گھر میں دو واقفینِ نَو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک مربی اور دوسرا مربی نہیں ہے تو کیا وہ جو مربی نہیں ہے اسے کہنا چاہئے کہ مربی زیادہ successful ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر دونوں واقف نَو ہیں اور ایک مربی بن گیا ہے اور دوسرا کم پڑھا ہوا ہے۔ یا اس نے پڑھائی ختم کر کے کوئی skill سیکھ لی، یا پلمبر بن گیا یا الیکٹریشن بن گیا تو اس صورت میں اس کو اس قسم کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ غلط چیز ہے۔ ہر ایک کا اپنا دماغ ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ نکما بن کر گھر میں بیٹھا ہوا ہے تو پھر ماں باپ کو ضرور کہنا چاہیے کہ جاؤ اور کچھ کام کرو۔ لیکن اگر کام کر رہا ہے یا اس نے کوئی ہنر سیکھ لیا ہے تو پھر اس کو کچھ کہنا غلط ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقف نَو کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ لیکن اس وقت برابر تھے جب ماں باپ نے وقف کیا تھا۔ لیکن جو مربی بن گیا اس کا قدم آگے بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو صلاحیتیں دی تھیں وہ ان کو استعمال کر کے پڑھائی مکمل کر کے فیلڈ میں آ گیا۔ لیکن دوسرے نے grade 10 بھی پاس نہیں کیا تو وہ وقف نَو کی حیثیت سے برابر ہے لیکن جماعت کے کام کے لحاظ سے برابر نہیں ہے۔ باقی جہاں تک یہ بات ہے کہ ایک پیچھے رہ گیا اور دوسرا اوپر چلا گیا تو کیا سارے انسان برابر ہوتے ہیں؟ بحیثیت انسان تو برابر ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک employer ہوتا ہے اور دوسرا employee ہوتا ہے۔ دونوں برابر تو نہیں ہوتے۔ ہیں تو دونوں انسان لیکن ایک اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے آگے بڑھ گیا اور industry چلا رہا ہے اور دوسرا مزدور رہ گیا۔

واقفات نَو کی یہ کلاس سات بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد سات بجکر پچیس منٹ پر واقف نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

واقفین نَو بچوں کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید ذکی احمد جنود نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم مدثر احمد نے پیش کیا۔ اسکے بعد عزیزم سائیب احمد چوہدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا عربی متن پیش کیا جس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم لبید احمد نے پیش کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب الصلوٰۃ)

اسکے بعد عزیزم علی شاہان بٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم اوصاف احمد دانیال نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا: ’’زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے...... اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 138 و 139)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اِس راحت اور لذت سے حظ اُٹھایا ہے، یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 370)

☆اس اقتباس کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں موجود عمر کے لحاظ سے بڑے لڑکوں سے دریافت فرمایا کہ کسی کو اس کی سمجھ آئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟

اس پر ایک لڑکے نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس اقتباس میں فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی زندگی خدا تعالیٰ کیلئے وقف کرنی چاہئے اور جو لوگ وقف کرتے ہیں ان کے پیچھے اس طرح نہیں پڑنا چاہیے کہ یہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جو فقرہ ہے ولی پرست نہ بنو، ولی بنو۔ پیر پرست نہ بنو، پیر بنو۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

اس پر لڑکے نے عرض کیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بجائے اسکے کہ آپ ایسے لوگوں کے پیچھے پڑیں اور انکے وسیلے سے خدا کو پانے کی کوشش کریں آپ خود کوشش کر کے وہ درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خدا سے آپ کا براہِ راست تعلق ہونا چاہئے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میں تکبر پیدا ہو جائے کہ میں ولی بن گیا ہوں اور بہت اونچا ہو گیا ہوں اور اب لوگ میرے پاس آیا کریں اور دعا کروایا کریں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو ولیوں میں ہوتی ہیں، جو نیک لوگوں میں ہوتی ہیں۔ اور ان کی خصوصیات کیا ہیں؟ وہی جو پہلے بیان ہوئیں۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیات اور آپ علیہ السلام کی خصوصیات کا قرآن مجید میں ذکر ہے اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کہ وہ بڑے وفادار تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے وفا کی اور اتنی وفا کی کہ اپنے بیٹے کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اپنی بیوی کو جنگل میں چھوڑنے کو تیار ہو گئے۔ تو یہ وفاؤں کے معیار ہیں!

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے ایک واقف نو اور واقف زندگی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میں فلاں جگہ جاؤں یا مجھے فلاں جگہ بھیجا جائے۔ اس کو مکمل طور پر اپنی وفا کا اظہار کرنا چاہئے کہ جماعت اور خلیفۂ وقت مجھے جہاں بھیجیں گے میں وہاں چلا جاؤں گا اور جن حالات میں بھی رہنا پڑے میں وہاں رہوں گا۔ اور جن حالات میں بھی گزارا کرنا پڑے میں کروں گا۔ اس بات کا میں نے اپنے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیسے ملیں گے تو وقف رکھوں گا، نہیں ملیں گے تو نہیں رکھوں گا۔ بعض دفعہ واقفین زندگی کو ایسی جگہوں میں بھیجنا پڑتا ہے مثلاً افریقن ممالک میں یا غریب ملکوں میں جہاں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک وقف نَو کا یہ کام ہے کہ وہ ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے۔

☆بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جو اپنی پڑھائی کے بعد بھی اپنے وقف کو جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ اس پر کلاس میں موجود تمام واقفینِ نَو نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوبارہ استفسار فرمایا کہ جہاں بھی جماعت بھیجے گی کیا آپ لوگ وہاں جانے کے لئے تیار ہو؟ اس پر تمام واقفینِ نَو نے اثبات میں جواب دیا۔

☆اسکے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس ’ولی پرست نہ بنو ولی بنو پیر پرست نہ بنو، پیر بنو‘ کے حوالہ سے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ لوگوں کے پاس دعا کروانے جاؤ آپ کا خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اتنا ہونا چاہیے کہ خود بھی اپنے لئے دعائیں کر سکیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بھی بڑھاؤ اور نیک لوگوں کی خصوصیات کو اپنے اندر بڑھاؤ۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ یورپ اور کینیڈا وغیرہ میں جو self assisted death کی اجازت ہے اس کے بارہ میں ہمارا کیا نظریہ ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کو یورپ میں mercy killing کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے چاہے وہ تکلیف دہ زندگی ہو وہ گزارنی چاہیے۔ اِن ممالک میں اب وہ قدریں نہیں رہیں اس لیے ایسی باتیں سامنے آتی ہیں۔ جب بچے دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں اور بیمار ہو گئے ہیں تو وہ انکو اٹھا کر old people houses میں پھینک آتے ہیں اور ایسی جگہوں کا حال یہ ہے کہ ہیومن رائٹس والوں نے جب جا کر ایسی جگہوں کے جائزے لیے ہیں تو مختلف آرٹیکلز میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسے اداروں کا اسٹاف بوڑھوں سے بڑی بری طرح سے برتاؤ کر رہا ہوتا ہے۔ بعض ایسے مریض جو تکلیف میں ہوتے ہیں اور تکلیف کی وجہ سے جب شور مچاتے ہیں تو بعض جگہ ایسے کیسز بھی ملے ہیں کہ ان اداروں کے سٹاف نے ایسے مریضوں کے منہ کے اوپر تولیہ رکھ دیا تا کہ آوازیں نہ آئیں۔ اور جو attendant ہوتے ہیں وہ رات کو ان کی دیکھ بھال کرنے کی بجائے آپس میں تاش کھیلتے رہتے ہیں۔ تو جب اس طرح کی صورتحال ہوتی ہے اور تکلیف برداشت نہیں ہوتی، خاص طور پر کینسر کے مریضوں سے یا دوسری ایسی بیماریاں جو زیادہ تکلیف دہ ہیں تو mercy killing- کروا لیتے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ یورپ میں بھی بعض جگہوں پر ہے مثلاً آسٹریا میں لوگ ایسا ٹیکہ لگوا کر یا دوسرے طریق سے اپنے آپ کو مروا لیتے ہیں۔ لیکن سارے ملکوں میں نہیں ہے۔ بہرحال یہ غلط طریقہ ہے۔ جب تک زندگی ہو گزارنی چاہئے اور بچوں کو بھی ماں باپ کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ انکے احساسات وجذبات مجروح نہ ہوں کہ وہ اپنے آپ کو مارنا چاہیں بلکہ بڑوں کی دعائیں لینی چاہئیں اور اگر یہ قدریں قائم ہو جائیں تو میرا نہیں خیال کہ پھر بوڑھے اس طرف رخ کریں گے۔ بہت سی جگہوں پر ہمارے خدام جاتے ہیں اور وہ بتاتے ہیں کہ بوڑھے کہتے ہیں کہ ہمیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ کئی کئی مہینے ان کے رشتہ دار انہیں پوچھنے نہیں آتے۔ اور ہمارے لوگ جب جاتے ہیں تو وہ لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ لوگ بھی خدام الاحمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کے تحت جایا کریں انصاراللہ اور لجنہ کو بھی میں نے کہا ہوا ہے کہ جایا کریں اور لوگوں کے دل بہلایا کریں۔

☆اس کے بعد ایک واقف نَو نے سوال کیا کہ جس طرح ریجائنا میں مسجد محمود 100 فیصد رضا کارانہ طور پر بنائی گئی ہے کیا مستقبل میں بھی ایسی مساجد بنائی جائیں گی؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ساری مسجد سو فیصد رضا کارانہ طور پر بنی ہے۔ بعض ایسے کام تھے جو پروفیشنلز کے کرنے والے تھے۔ اس لیے باہر سے بھی پیسے دے کر کام کروایا گیا۔ لیکن اس کا اکثر حصّہ رضا کاروں کے ذریعہ بنا ہے۔ آئندہ بھی جہاں چھوٹی مسجدیں بنی ہیں اور جہاں غریب جماعتیں ہیں وہاں لوگ دوسری جگہوں سے جا کر والنٹیئر کر سکتے ہیں۔ اب تو یہاں بہت سارے نئے رفیوجیز اور immigrants آ گئے ہیں جن کے پاس جاب وغیرہ بھی نہیں ہے اور فی الحال ان کا گزارہ اس طرح ہی ہو رہا ہے۔ اگر وہ اپنا وقت دیں اور ان جگہوں پر جا کر کام کریں تو اچھی بات ہے۔ یہ تو یہاں کی لوکل انتظامیہ کا کام ہے کہ ایسے لوگ تلاش کریں۔ ایک روح پیدا کرنی چاہئے کہ سو فیصد تو نہیں لیکن جس حد تک رضا کارانہ کام ہو سکتا ہے وہ کیا جائے۔ دنیا میں اور جگہ بھی ہوتا ہے۔ یو کے میں بھی ہوتا ہے، جرمنی میں بھی ہوتا ہے۔ اور ملکوں میں بھی لوگ والنٹیئر کرتے ہیں۔ اگر والنٹیئر کر لیں تو اچھا ہے سستی بن جائے گی۔ اب ریجائنا کی مسجد محمود کے بارہ میں ٹھیکیدار کہتے تھے کہ ساڑھے تین سے چار ملین تک خرچ ہو جانا تھا۔ جبکہ 1.6 ملین میں سارا کام ہو گیا ہے۔ صرف میٹیریل خریدا ہے اور کچھ کاموں کے لئے پروفیشنلز کو پیسے دیئے۔ تو اس طرح قریباً 3/1 پیسے بچ گئے۔

☆ ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور انور تبرک کے طور پر انگوٹھی یا کوئی اور چیز دیتے ہیں اس تبرک کی کیا حقیقت ہوتی ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اپنے اعتقاد کی بات ہے۔ جن کو اعتقاد ہوتا ہے وہ لے لیتے ہیں اور جن کو اعتقاد نہیں ہے وہ نہ لیں۔ یہ کوئی ضروری اور لازمی چیز تو نہیں ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ تبرک ایک تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ مجھ سے کوئی تبرک مانگے تو کوشش کرتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ لگا کر اسے تبرک کر دوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘ تو وہ برکت آپ علیہ السلام کی انگوٹھی میں بھی ہے۔ اس الہام کا ایک مطلب ظاہری طور پر بھی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے اور وہ برکات حاصل کی جائیں جو آپ علیہ السلام کی تعلیم میں ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر بھی پورا کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کپڑوں کے ٹکڑے ہیں یا اسی طرح دوسری چیزیں ہیں ان سے ظاہری طور پر بھی تبرک کیا جاتا ہے۔

☆ ایک خادم نے سوال کیا کہ وقف نو اور وقفِ زندگی میں کیا فرق ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ وقف نو جب اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنے آپ کو پیش کر دیتا ہے تو وہ وقفِ زندگی بن جاتا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ دین کی خاطر اپنے آپ کو پیش کر دینا۔ اور اس کے بعد اپنی کوئی مرضی نہیں رکھنی۔ اپنے آپ کو جماعت کے سپرد کر دینا ہے۔ اور وقف نو وہ ہیں جن کو ماں باپ یا خاص طور پر مائیں پیدائش سے پہلے ہی وقف کر دیتی ہیں۔ اور جب بچہ پیدا

ہوتا ہے تو پھر وہ بتاتی ہیں کہ ہمارا بچہ پیدا ہوگیا ہے اور وہ اس اسکیم میں شامل ہوجاتے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جاری کی تھی کہ مائیں پیدائش سے پہلے اپنے بچے پیش کریں۔ وقف نو اس تحریک کا نام رکھا گیا اور جب کوئی واقف نَو بڑا ہوکر اپنی پڑھائی مکمل کر کے اپنے آپ کو پیش کردیتا ہے تو وقف زندگی بن جاتا ہے۔ دوسرے وقف زندگی وہ ہیں جن کو بچپن میں پیش نہیں کیا گیا لیکن بڑے ہوکر خود انہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا اور جماعت کو پیش کردیا۔ جس طرح میں نے کیا یا اور بہت سارے لوگ کرتے ہیں۔ اُس وقت وقف نو کی تحریک تو نہیں تھی لیکن میں نے جماعت کے لئے زندگی وقف کی تھی کہ جماعت جو چاہے مجھ سے کام لے لے تو جب جماعت کا کام کرتے ہیں تو وقف زندگی ہوجاتے ہیں۔

☆ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ اللہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے سو قتل کیے اس کو بھی اللہ نے معاف کردیا۔ اور قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگر کوئی ایک انسان کو قتل کرے تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کردیا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ اس قدر معاف کرنے والا ہے تو پھر لوگ دوزخ میں کیونکر جائیں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی سے اندازہ کرلو کہ اللہ تعالیٰ اتنا معاف کرنے والا ہے لیکن اس کے باوجود لوگ دوزخ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنے زیادہ حد سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ ہی نہیں ملتا۔ لیکن یہ بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پہ حاوی ہے۔ یعنی بہت وسیع ہے۔ ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دوزخ بالکل خالی ہوجائے گی اور سارے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم پہلے گناہ کریں اور پھر ضرور دوزخ میں جائیں اور پھر جنت میں جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ نیکی کا راستہ ہے اور یہ برائی کا راستہ ہے۔ اگر نیکیاں کرتے رہوگے تو میری نعمت سے حصہ لیتے رہوگے۔ اور اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے کہ کس نے جنت میں جانا ہے اور کس نے دوزخ میں جانا ہے۔ انسان اس کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ کہتے ہیں کہ دو شخص تھے اور ان میں سے ایک نمازیں نہیں پڑھتا تھا یا گناہ کرنے والا تھا اور صحیح طرح ایمان پر قائم نہیں تھا۔ دوسرا شخص اپنے آپ کو بڑا نمازی سمجھتا تھا۔ دونوں کی آپس میں گفتگو ہورہی تھی۔ جو اپنے آپ کو بڑا نمازی سمجھتا تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ تم تو ایسے ہو اور ویسے ہو۔ اس لئے تم دوزخ میں جاؤ گے اور میں بڑا نیک ہوں مَیں جنت میں جاؤں گا۔ اب یہ تو کسی کو نہیں پتہ کہ کس نے دوزخ میں جانا ہے کس نے جنت میں جانا ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ تو وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے۔ خیر جب وہ دونوں فوت ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچے تو وہ شخص جو اپنے آپ کو نیک کہتا تھا اور دوسرے شخص کو کہتا تھا کہ تم دوزخ میں جاؤ گے اور تمہارے اندر فلاں فلاں برائیاں ہیں اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ فلاں جنت میں جائے گا اور فلاں دوزخ میں؟ تمہیں اپنی نیکیوں پر زیادہ مان ہے اور تم سمجھتے ہو کہ میں بہت نیک آدمی ہوں تو اصل حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اندر تکبر ہے۔ اور تکبر بہت بڑی برائی ہے۔ اس لیے اس گناہگار کو تو میں جنت میں ڈال رہا ہوں اور تمہیں میں جہنم میں ڈال رہا ہوں۔ اس لیے کوشش یہی ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ کون دوزخ میں جاتا ہے کون جنت میں جاتا ہے۔ ہاں اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو نیک سمجھتا تھا اس نے دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی اور یہ فیصلہ کردیا کہ تم دوزخ میں جاؤ گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے جنت میں ڈال دیا اور بظاہر نیک کام کرنے والا دوزخ میں۔ کیونکہ اس میں تکبر تھا۔ اس لئے کوشش یہی کرنی چاہیے کہ ہر وہ نیکی کی جائے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہو اور جس میں عاجزی ہو۔ یہ فیصلہ مرنے کے بعد ہوگا کہ کون کہاں جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ تو اس وسیع رحمت کو تو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ تمہارا سوال یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے تو پھر لوگ دوزخ میں کیوں جاتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ لوگ جب گناہوں کی انتہا کردیتے ہیں تب دوزخ میں جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اللہ کی رحمت ہی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ خالی ہوجائے گی۔ یہ حدیث میں آیا ہے ایک وقت آئے گا جب دوزخ خالی ہوجائے گی اور جنت بھر جائے گی۔

☆ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ کیا واقفین نَو کو پولیس میں جانے کی اجازت ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو ملک کو بہت زیادہ ضرورت ہے تو اجازت لے کر چلے جائیں۔ اگر واقفین نَو نے ایسی فیلڈ کی پڑھائی کی ہو تو میں اجازت دے دیا کرتا ہوں کہ چلے جاؤ۔ لیکن اگر وقف قائم رکھنا چاہتے ہو تو پھر اس عہد کے ساتھ جاؤ کہ جب بھی ہماری ضرورت ہوگی تو ہم پولیس یا جس شعبہ میں بھی کام کررہے ہوں گے وہاں سے استعفیٰ دے کر جماعت کی خدمت کے لیے آجائیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا یہ کہ پولیس میں جاکر پولیس والے نہیں بن جانا یعنی ان کی طرح حرکتیں نہیں کرنے لگ جانا۔ اُن کے ماحول میں نہیں ڈھل جانا۔ بلکہ پولیس میں رہ کر بھی اپنی پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ پانچ نمازیں پوری طرح پڑھنی ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔ اس کا پوری طرح ترجمہ سیکھنا ہے۔ دین کی کتابیں پڑھنی ہیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہے۔ اور اپنے جمعے اور عیدیں سوائے اس کے کہ کسی غیر معمولی حالات میں ملکی مفاد کی خاطر ڈیوٹی لگادی جاتی ہے کبھی ضائع نہیں کرنی۔ تو اگر یہ سب کرسکتے ہو تو پھر اجازت لے کر پولیس میں جاسکتے ہو۔ بغیر اجازت کے نہیں۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ لاہوری جماعت کس طرح علیحدہ ہوئی تھی؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جو اس زمانہ کے بزرگ تھے جن میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور صدرالدین صاحب وغیرہ اور اس طرح کے بہت سارے لوگ شامل تھے ان لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ساری طاقت انجمن احمدیہ کے پاس آجانی چاہئے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اس وقت حالات کو کنٹرول کیا اور انہیں سمجھایا کہ خلافت کا نظام ہی چلے گا۔ خیر اُن حالات میں تو ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بزرگی کی وجہ سے تسلیم کرلیا۔ غالب خیال یہی ہے۔ لیکن جب 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا۔ اس وقت دوبارہ اِن لوگوں نے کہا کہ انجمن خلافت کے اوپر حاوی ہے اور خلیفہ وقت انجمن کے ماتحت ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی ملک کی نیشنل عاملہ اٹھ کر کہہ دے کہ خلیفہ وقت ہمارے ماتحت ہے۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ میرے بعد خلافت کا نظام جاری ہوگا۔ ہر نبی کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوتا ہے اور خلیفہ وقت خدا کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ اور وہی نظام کو چلائے گا۔ اس پر وہ لوگ چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے۔ مولوی محمد علی صاحب ان کے لیڈر تھے اور باقی سب ان کے ساتھ چلے گئے۔ اس زمانہ کے جتنے بڑے بڑے علماء تھے وہ چلے گئے اور انجمن کا خزانہ بھی ساتھ لے گئے۔ لیکن جو عام لوگ تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی اور خلافت کا نظام جاری ہوگیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ قادیان میں رہے اور یہ لوگ علیحدہ ہوکر لاہور چلے گئے کہ ہم خلافت کو نہیں مانتے۔ انہوں نے وہاں جاکر انجمن احمدیہ قائم کرلی اور اپنا علیحدہ ایک گروہ بنالیا۔ اس کو لاہوری گروہ بھی کہتے ہیں۔ پیغامی بھی کہتے ہیں۔ تو اس طرح یہ لاہوری جماعت قائم ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آہستہ آہستہ جماعت احمدیہ خلافت کے تحت بڑھتی رہی اور اب بڑھتے بڑھتے دنیا میں کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے۔ اب جماعت احمدیہ کروڑوں میں ہے اور 209 ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ آہستہ آہستہ ختم ہوتے جارہے ہیں حالانکہ وہ سارے امراء تھے۔ بلکہ بہت سارے لاہوریوں میں سے بھی ایسے ہیں جو بیعت کر کے اب جماعت میں شامل ہورہے ہیں۔ ان کی کچھ تعداد فجی میں ہے اور اس طرح بعض دیگر ملکوں میں بھی ہیں لیکن چند ایک لوگ رہ گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی بہت تھوڑے ہیں۔ جب میں فجی اور نیوزی لینڈ گیا تھا اس وقت بھی ان میں سے بہت ساروں نے بیعت کی تھی۔ کئی ایسے بھی تھے جن کے بیوی بچوں نے بیعت کرلی تھی لیکن خاوند نے نہیں کی۔ مگر خاوند بھی جماعت کے خلاف نہیں ہے۔ تو آہستہ آہستہ ان کی تعداد کم ہوتے ہوتے نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے اور جماعت احمدیہ بڑھتی چلی جارہی ہے۔

☆ایک واقفِ نَو لڑکے نے سوال کیا کہ واقفین نَو کا آرٹس میں تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں پڑھ لو۔ کوئی حرج نہیں۔ پہلے بتادو کہ میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

☆ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ جب میں کسی ٹیسٹ میں پاس ہونے کی دعا کرتا ہوں تو پاس ہوجاتا ہوں۔ اس طرح پتہ لگ جاتا ہے کہ دعا قبول ہوگئی ہے۔ نماز کے بعد کیسے پتہ چلتا ہے کہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو تمہاری دعا دل سے نکلی ہے اور تم نے رو کے مانگی ہے اور دعا کرنے کے بعد سجدہ سے سر اٹھاتے ہی تمہاری تسلی ہوگئی ہے اور تمہیں لگا کہ ہاں میری آواز اللہ کو پہنچ گئی تو اس کا مطلب ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے۔ ٹیسٹ وغیرہ کے علاوہ اور بھی دعائیں ہوتی ہیں جن کا اللہ کو پتہ ہوتا ہے کہ کونسی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر دو options ہیں تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ تمہارے لئے کونسی آپشن بہتر ہے۔ دعا کے بعد دل کو تسلی ہوجاتی ہے اس کا نتیجہ بہتر ہی نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ خود ہی اچھا نتیجہ نکال دیتا ہے۔ پھر دعا کے دوران ہی دل کی تسلی ہوجاتی ہے اور ایک ایسی حالت آجاتی ہے کہ آپ کو احساس ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا سن لی ہے یا کم از کم اللہ تعالیٰ تک بات پہنچ گئی ہے اور وہ سن لے گا۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نَو خادم نے سوال کیا کہ جسٹن ٹروڈو (وزیر اعظم کینیڈا) کی حضور سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس حوالہ سے کچھ خلاصہ بیان فرمادیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلاصہ تو پہلے ہی خبروں میں آچکا ہے۔ اُس نے یہی کہا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو پرانے جاننے والے ہیں اور جماعت احمدیہ بڑے اچھے کام کررہی ہے۔ ملک کی بڑی خدمت کررہی ہے اور ہم اسے سراہتے ہیں۔ اور میرے متعلق بھی اس نے ایک دو لفظ کہے تھے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کردیا تھا۔ اور اس کے بعد یہ بھی کہ 2010ء میں لاہور میں ہمارے بہت سے لوگ شہید ہوئے تھے ان کی فیملیز کو یہاں بلایا ہے۔ اسی طرح سیرین رفیوجیز آرہے ہیں۔ اس حوالہ سے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ جنرل باتیں ہوئی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ اس لئے آخری سوال ہے۔

☆اس کے بعد ایک واقفِ نَو خادم نے کہا کہ میرا سول انجینئر نگ میں آخری سمسٹر ہے۔ جماعت کو اس فیلڈ میں سب سے زیادہ مدد کس ملک میں چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پہلے اپنی تعلیم مکمل کر کے تجربہ حاصل کرو۔ کسی کمپنی میں کام کرو اور پھر وقف کرو۔ اس کے بعد جماعت نے فیصلہ کرنا ہے کہ تمہیں کہاں بھیجنا ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے نہیں کرنا کہ کس ملک میں جانا ہے۔ جہاں بھی ضرورت ہوگی وہاں بھیج دیں گے۔ اس لئے پہلے تعلیم مکمل کر کے کم از کم دو سال تجربہ حاصل کریں اور پھر اپنے آپ کو پیش کریں۔ اگر تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس فیلڈ میں جاب نہیں ملتی تو کوئی odd جاب نہیں کرنی بلکہ مجھے بتانا ہے۔ میں تمہیں پھر کسی اور جگہ بھجوادوں گا۔

واقف نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل ہونے والے بچوں اور نوجوانوں کو قلم عطا فرمائے اور ہر ایک کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

تقریب آمین

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز روحان احمد خان، اسماعیل جاوید ملک، ایان احمد، انیق رانا، امثال احمد، علیم احمد، ایان ملک، عقیل احمد رانا، کبیر اشرف باجوہ، سمیر گوندل، جلیس احمد احسن، سعید احمد سہیل، عزیر احمد مانگٹ، تاشف ممتاز، ہاشم جاوید

عزیزہ سائرہ عاطف، فائزہ اقبال، قانتہ خلود، سبیکہ احمد، سندس بھٹی، نائلہ خان، عدنان رئیس، ماہا ظہور ورک، ماہ رخ داؤد، زوہا نائلہ ملک، خدیجہ منصور، دانین رفعت سید، امۃ العلوم، روشنا ماہل، امینہ احمد، سلمیٰ علی شباہ ورک، بارعہ احمد، عائشہ حنان رانا، عدیلہ ملک، زنیرہ احمد، مہ نور ورک، فاتحہ اعجاز، نشا منان، مدیحہ بشیر مرزا، عزیزہ عطیہ بھٹی۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......

13؍نومبر 2016ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ آج 42ایام پر مشتمل دورہ کینیڈا کا آخری دن تھا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج فیملی ملاقاتوں کے اس آخری سیشن میں 37 خاندانوں کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کی سعادت پانے والی ان فیملیز کا تعلق کینیڈا کی جماعتوں ٹورانٹو، ایڈمنٹن، لائیڈ منسٹر اور وینکوور سے تھا۔ ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر، لائیڈ منسٹر سے آنے والی 570 کلومیٹر، وینکوور سے آنے والی فیملیز 950 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والی فیملیز 3700 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں مکرم عطاء القدوس صاحب ایڈووکیٹ (امریکہ) چیئرمین قضا بورڈ امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

کیلگری میں مسجد بیت النور کے علاقہ سے 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت کا 154 ایکڑ رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین ہے۔ اس پر ایک کالونی تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ایک گیلری میں اس سارے منصوبہ کو مختلف چارٹس کی شکل میں آویزاں کیا گیا تھا اور مختلف تعمیراتی حصوں کو علیحدہ علیحدہ دکھایا گیا تھا۔ دفتری ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر اس منصوبہ کے نقشہ جات اور مختلف تعمیراتی حصے دیکھے۔ اس منصوبہ میں رہائشی ایریا ہے جس میں بڑی تعداد میں مکانات کے علاوہ پندرہ سے بیس منازل پر مشتمل فلیٹس بھی ہیں۔ ایک بڑی مسجد اور کمیونٹی ہال کی تعمیر بھی اس منصوبہ میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کا مرکزی کمپلیکس دفاتر وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آفسز اور Industrial Light ایریا بھی ہے۔ Business Park بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل سے اس منصوبہ کا جائزہ لیا اور انتظامیہ سے ساتھ ساتھ مختلف امور دریافت فرمائے۔

بعدازاں دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 35 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز کامران کاشف، راحیل احمد، احمد کامران راشد، قاصد احمد ادریس، شایان احمد، دانش مصور، سرمد احمد طاہر، سبحان سہیل، علی البراقی، عبداللہ چوہدری، تفرید نعیم، عاطف حلیم چوہدری، شجار احمد، محمد ابراہیم، جاذب احمد، عمر شایان۔

عزیزہ لائبہ تنویر تاج، وجیہ سرفراز چٹھہ، ثناء شہزاد میاں، عطیۃ الحی خالد، مصباح خالد، رشمین احمد، روشنک رشید چوہدری، لائحہ نواز، زوہا چوہدری، زہراء ظہور ورک، مومنہ خواجہ، عائزہ احمد چوہدری، عروبہ احمد، سدرہ بھٹی، شازمہ کاشف، غزالہ رشید، فریحہ سہیل، منال فاطمہ، Wahnia احسان۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور کیلگری میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ (کیلگری میں غروب آفتاب کا وقت چار بجکر پچاس منٹ پر ہے) نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیلگری سے لندن روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں کیلگری اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب و خواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور کچھ عرصہ اپنے عشاق کے درمیان کھڑے رہے، ایک طرف بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں تو دوسری طرف مرد احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے چہرۂ مبارک پر مرکوز تھیں۔ ان انتہائی مبارک اور بے انتہا برکتوں کے حامل لمحات سے ہر چھوٹا بڑا اور مرد و عورت سیراب ہو رہا تھا۔ حضور انور اپنے عشاق کے درمیان رونق افروز تھے اور انتہائی قریب تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا یہ چھٹا دورہ تھا اور آج یہ پہلا موقع تھا کہ ان الوداعی لمحات کی بھی کوریج کے لئے کینیڈا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا مسجد پہنچا ہوا تھا۔ اس سے قبل پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ روانگی کے لمحات کو بھی میڈیا نے کوریج دی ہو۔ اس موقع پر TV چینل CTV News اور TV چینل Global News ریڈیو چینل News Talk 770، اخبار Calgary Herald اور اخبار Calgary Sun کے جرنلسٹ اور نمائندے موجود تھے۔ جو اس موقع پر کوریج کر رہے تھے۔

اب جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔ الوداعی نغمات اور فلک شگاف نعروں کی جگہ رقت آمیز مناظر نے لے لی تھی۔ چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد سے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آرہی تھیں۔ سبھی کے چہرے اداس تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اس روح پرور ماحول میں حضور انور کی گاڑی مسجد کے احاطہ سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مین روڈ پر آگئی۔ مقامی پولیس کا ایک دستہ قافلہ کو Escort کر رہا تھا۔ چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب اور نائب امیر کینیڈا ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے لاؤنج میں ساتھ آئے اور بعدازاں جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA0102 رات آٹھ بجکر بیس منٹ پر کیلگری (کینیڈا) سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن (یوکے) کے لئے روانہ ہوئی اور آٹھ گھنٹے پانچ منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد اگلے روز 14 نومبر بروز سوموار برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر گیارہ بجکر پچیس منٹ پر جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ پر اترا۔ (برطانیہ کا وقت کیلگری سے سات گھنٹے آگے ہے) جہاز کے دروازہ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر اور مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ امیگریشن افسر نے اسی لاؤنج میں آکر پاسپورٹ دیکھے۔

مسجد فضل لندن میں ورود مسعود

یہاں ایئرپورٹ سے قریباً بارہ بجے روانہ ہو کر پونے ایک بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں اور دوسری طرف مرد احباب تھے۔ باہر سڑک پر بھی لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر بیس منٹ پر مسجد بیت الفضل لندن میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا یہ تاریخی اور عظیم الشان اور غیر معمولی اہمیت اور دوررس نتائج کا حامل دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس تاریخی اہمیت کے حامل سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں (1) حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) (2) مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری (3) مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن (4) مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن (5) مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب نائب افسر حفاظت خاص لندن (6) مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت) (7) مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت) (8) مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت) (9) مکرم منور احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت) (10) خاکسار عبد الماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)۔ علاوہ ازیں یوکے سے مکرم ناصر احمد امینی صاحب اور مکرم سجاد احمد ملک صاحب نے بھی قافلہ کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت پائی۔ یو ایس اے سے مکرم طارق ہارون ملک صاحب (سٹاف ممبر ریویو آف ریلیجنز) نے بھی کینیڈا قیام کے دوران قافلہ میں شمولیت کا شرف پایا۔ امریکہ سے ڈاکٹر مکرم تنویر احمد صاحب اس دورہ کینیڈا کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔

اس کے علاوہ MTA انٹرنیشنل لندن (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے دوران، خطبات جمعہ، تقاریر، مساجد کی افتتاحی تقاریب، رسپشن کی تقاریب، پارلیمنٹ کی تقریب، حضور انور کے انٹرویوز اور پریس کانفرنسز اور جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور وہاں سے Live ٹرانسمیشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ مکرم منیر احمد عودہ صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم سلمان عباسی صاحب اور مکرم عطاء الاول عباسی صاحب۔ مکرم عامر سفیر صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (یوکے) بھی اپنے رسالے کے لئے ایک پروگرام کے تحت اس سفر میں ساتھ رہے۔ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک یوکے) بھی عربی زبان میں تراجم اور عرب احمدیوں کے مختلف پروگراموں کے لئے اس دورہ میں ساتھ رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی احباب نے بڑی مستعدی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

✿ جماعت احمدیہ اگیال، بیجاپور میں مورخہ 13 /دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیرت النبیؐ کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ (شمس الدین، معلم سلسلہ اگیال)

✿ جماعت احمدیہ پلّی پورم میں مورخہ 14 /دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سیّدٹی ماسٹر صاحب اور مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پی۔ سیّدٹی ماسٹر، صدر جماعت پلّی پورم)

✿ جماعت احمدیہ مکربی، بلّاری کرناٹک میں مورخہ 22 /جنوری 2017 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ علاقہ کے مشہور سوامی شری ہالہ سوامی جی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب، مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیچر اور مکرم اللہ بخش صاحب معلم بلّاری نے بزبان کنڑ تقریر کی۔ Hala Swami صاحب نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ شاملین جلسہ کی تعداد 320 تھی۔ (نور الحق خان، مبلغ انچارج بلّاری)

✿ جماعت احمدیہ میلارم، ورنگل میں مورخہ 15 /دسمبر 2016 کو مکرم محمد اصغر صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حسن صاحب نے کی۔ نظم مکرم رحیم صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضورؐ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد جیلانی، معلم سلسلہ ورنگل)

✿ جماعت احمدیہ جنگو پلی، روی نگر (تلنگانہ) میں مورخہ 18 /دسمبر 2016 کو مکرم حکیم پاشا صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ محمد یم احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ یعقوب پاشا صاحب نے پڑھی بعدہ خاکسار نے آنحضورؐ کی سوانح حیات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اکبر، معلم سلسلہ جنگو پلی)

✿ جماعت احمدیہ چٹیالہ، ورنگل میں مورخہ 16 /دسمبر 2016 کو مکرم عبد اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید راج محمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم معین پاشا صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم مجیب خان صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں ایک محفل سوال وجواب منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اکبر معلم سلسلہ چٹیالہ، ورنگل)

✿ جماعت احمدیہ ملم پلّی میں مورخہ 16 /دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یعقوب صاحب نے کی۔ نظم عزیزم لبیب احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ (حافظ محمد شریف، معلم سلسلہ ملم پلّی)

جماعت احمدیہ کیرنگ میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

✿ جماعت احمدیہ کیرنگ میں مورخہ 2 تا 8 /جنوری 2017 کو ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ صبح دس سے بارہ بجے تک کلاس لگائی گئی جس میں 60 سے زائد بچوں نے شرکت کی۔ اس تربیتی کیمپ میں طلبا کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن مجید ناظرہ و باترجمہ، نماز سادہ و باترجمہ اور دینی معلومات سکھائی گئیں۔ خاکسار کے علاوہ مکرم کرامت احمد خان صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب اور مکرم مبشر خان صاحب نے کلاسز لیں۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

بالیسور (اڈیشہ) میں ایک پریس کانفرنس

✿ مورخہ 18 دسمبر 2016 کو بالیسور میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں خاکسار اور مکرم مولوی جمال شریعت صاحب نے بطور جماعتی نمائندہ شرکت کی۔ مکرم نصیر عالم صاحب نائب امیر بالیسور نے جماعتی تعارف اور پریس کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی۔ خاکسار نے پریس ریلیز پڑھ کر سُنائی۔ بعدہ مکرم مولوی جمال شریعت صاحب نے تین طلاق کے موضوع پر پریس اینڈ میڈیا کے نمائندگان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس پریس کانفرنس میں 5 /الیکٹرانک اور 19 پرنٹ میڈیا کے نمائندگان نے شرکت کی۔ مقامی ٹی وی چینلز اور 10 اخبارات میں خبریں نشر ہوئیں۔

(فضل حق خان، مربی سلسلہ کیرنگ)

جماعت احمدیہ پارولی میں دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

✿ جماعت احمدیہ پارولی مورینہ۔ ایم پی میں مورخہ 25، 26 جنوری 2017 کو دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ پہلے دن مورخہ 25 جنوری کو پہلی کلاس میں اسلام واحمدیت کا تعارف کرایا گیا۔ بعدہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جنوری 2017 کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے فسادات اور ظلم وستم سے بچنے کا طریق بیان کیا۔ آخر پر جامعہ احمدیہ قادیان کے متعلق ایک ڈاکومنٹری فلم دکھائی گئی۔ دوسرے دن تلاوت قرآن مجید سے کلاس کا آغاز ہوا۔ بعدہ درس ملفوظات ہوا۔ مکرم مبلغ انچارج صاحب نے جماعت احمدیہ کے مالی نظام کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں سیدنا حضور انور کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ خاکسار نے ذیلی تنظیموں کا تعارف اور بعض تربیتی امور پر گفتگو کی۔ آخر پر قادیان کے مقامات مقدسہ کے تعارف پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اختتامی اجلاس میں کیمپ میں شامل ہونے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین

(حلیم خان، مربی سلسلہ پارولی مورینہ، ایم پی)

جماعت احمدیہ بنگلور میں واقفین نو کا تربیتی اجلاس

✿ مورخہ 26 جنوری 2017 کو مکرم مصدق احمد ڈنڈوتی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت واقفین نو کے ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم شمیم احمد غوری صاحب انچارج وقف نو بھارت نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدہ واقفین نو بچوں نے اجلاس کی کارروائی کو آگے بڑھایا۔ نظم عزیزم ارسلان احمد نے پڑھی۔ آیت الکرسی عزیزم شاہ زیب احمد نوجوان نے پڑھی۔ کلمہ طیبہ عزیزم جاذب الدین نے پڑھا۔ عزیز نایاب احمد نے ایک تقریر کی۔ عزیز فوزان احمد، مرتاض احمد اور عزیزہ شیزا فریحہ نے نظمیں اور قصیدے پیش کیے۔ بعدہ مکرم شمیم احمد غوری صاحب نے تحریک وقف نو کی غرض وغایت، اہمیت اور واقفین نو کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید شارق مجید، سیکرٹری وقف نو بنگلور)

جماعت احمدیہ بنگلور میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

✿ جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے مورخہ 29 /جنوری 2017 کو دِی گرینڈ میگراتھ ہوٹل بنگلور میں ایک پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا جس میں گورنر آف صوبہ کرناٹک، کرناٹک ہائی کورٹ کے سابق جسٹس ایچ این ناگا موہن داس، این اے حارث صاحب ایم ایل اے، قدوائی میموریل انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر کے بی لِنگے گوڈا صاحب، مشہور سائنس دان سَرسی این راؤ بھارت رتن، مشہور سکالر پروفیسر بارا گورو راماچن رپّا، ہندومت کے سوامی سومناتھ جی، عیسائی مت کے ڈاکٹر فادر وِکٹر لوبو ایس جے صاحب، سکھ مت کے پروفیسر ہرجندر سنگھ بھاٹیہ صاحب، بدھ مت کے کاسپّا مہا تھیرا صاحب اور پارسی مت کے ای آر فارڈون کرکاریا صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس کے علاوہ پروفیسرز، لائرز، آئی پی ایس آفیسرز، اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب نے شرکت کی۔ قومی ترانے سے کانفرنس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہ مکرم رفیق الزمان صاحب مبلغ نے تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ کی۔ مکرم ناصر احمد صاحب آرٹی او نے بزبان کنڑا جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند نے بزبان انگریزی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں مساوات وہمدردی کا پیغام دیا۔ بعدہ گورنر آف کرناٹکا و دیگر معززین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے مہمانوں اور حاضرین کا شُکریہ ادا کیا۔ مکرم شیراز احمد صاحب نے دعا کرائی اور کانفرنس کا اختتام ہوا۔ کرناٹک کے گیارہ اخبارات نے اس کانفرنس کی کوریج کی جس سے وسیع پیمانے پر جماعت احمدیہ کے پیغام کی اشاعت ہوئی۔ تمام معزز مہمانوں کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

سہ روزہ سالانہ تقریب جامعہ احمدیہ قادیان

✿ جامعہ احمدیہ قادیان میں طلباء کی ذہنی وجسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی سہ روزہ سالانہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ 31 /جنوری 2017 کو مسجد انوار میں نماز تہجد سے تقریب کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی نیاز احمد نائک صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ’’طلباء جامعہ احمدیہ کا نصب العین‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ بعدہ مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا کروائی۔ صبح 8:30 بجے رحیم ہال سرائے طاہر میں پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد وفائے خلافت اور نظم کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نے خطاب فرمایا اور طلباء کو نصیحت کی کہ وہ تمام مقابلہ جات میں مسابقت کی روح کے ساتھ حصہ لیں اور اپنے علمی وروحانی معیار کو بڑھانے کی بھر پور کوشش کریں۔ دعا کے ساتھ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ تمام طلباء کو پانچ مختلف گروپس امانت، دیانت، ذہانت، کرامت اور صداقت میں تقسیم کیا گیا تھا اور تمام گروپس کا ایک نگران استاد مقرر تھا جنہوں نے طلباء کی علمی وورزشی مقابلہ جات کیلئے تیاری کروائی اور جملہ امور کی نگرانی فرمائی۔ سب سے پہلے مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ اس کے بعد مقابلہ تقاریر اردو، انگریزی، عربی، مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ کوئز، مقابلہ بیت بازی، مقابلہ مشاہدہ معائنہ، مقابلہ قصیدہ خوانی منعقد ہوا۔ تمام مقابلہ جات نہایت ہی دلچسپ رہے اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئے۔ تین دن تک جاری اس سالانہ تقریب میں علمی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی احمدیہ گراؤنڈ اور احاطہ جامعہ احمدیہ میں منعقد ہوئے جن میں کرکٹ، والی بال، کبڈی، فٹ بال، رسہ کشی، دوڑ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، شاٹ پٹ، ڈسکس تھرو، وغیرہ مقابلہ جات ہوئے۔ طلباء درجہ حفظ نے بھی علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو طلباء کی ذہنی

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

وجسمانی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موجب بنائے۔ آمین۔ (حافظ اسلم احمد، ناظم العاب جامعہ احمدیہ قادیان)

مجلس انصار اللہ مرشد آباد کی جانب سے سہ روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد

۞ مورخہ 27 تا 29 جنوری 2017 کو مجلس انصار اللہ مرشد آباد مغربی بنگال کی جانب سے سہ روزہ ریفریشر کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد قادیان بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ مورخہ 27 رجنوری کو بعد نماز عصر اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ خطبات کی روشنی میں انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ کلاس کا آغاز ہوا۔ نماز مغرب کے بعد مکرم ابو طاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشد آباد نے کلاس لی۔ آپ نے قرآن مجید کی فضیلت اور فوقیت کے بارے میں بتایا۔ بعدہ حضور انور کا لائیو خطبہ جمعہ تمام انصار کو دکھایا گیا۔ رات دس بجے اس کلاس کا اختتام ہوا۔ مورخہ 28 رجنوری کو نماز فجر کے بعد مکرم مولوی ابوطاہر منڈل صاحب نے درس دیا۔ صبح آٹھ بجے مکرم ظہیر الحسن صاحب نے پہلی کلاس لی۔ جس میں آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے اہم واقعات بیان کئے۔ دوسری کلاس مکرم مولوی شیخ محمد علی صاحب نے لی۔ آپ نے خلفاء راشدین کا تعارف اور مختصر سوانح بیان کئے۔ تیسری کلاس مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نے لی۔ آپ نے نماز کی اہمیت اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر گفتگو کی۔ شام 4 بجے دوسرے سیشن میں مکرم مولوی شیخ محمد علی صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے کارنامے کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعدہ مکرم مولوی ابوطاہر منڈل صاحب نے عائلی زندگی کے مسائل اور ان کے حل بیان کئے۔ تیسرے دن مورخہ 29 رجنوری کو نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد مکرم ظہیر الحسن صاحب نے درس دیا۔ ٹھیک آٹھ بجے کلاس کا آغاز ہوا۔ جس میں اسلام کے مالی نظام، جماعت احمدیہ کی تنظیم، پڑوسیوں سے حسن سلوک اور میاں بیوی کے حقوق وغیرہ موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عہد انصار اللہ دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم انذر حسین صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔ مکرم ابوطاہر منڈل صاحب نے ریفریشر کورس میں پڑھائے گئے عناوین کا مختصر تذکرہ کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔

(انور حسین، ناظم انصار اللہ مرشد آباد، بنگال)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں جلسہ تعلیم القرآن کا انعقاد

۞ مورخہ 13 رنومبر 2016 کو صبح گیارہ بجے مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر ضلع حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حمید احمد غوری صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے کی۔ نظم مکرم فرحان احمد قریشی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے بعنوان ''قرآن کریم کی فضیلت'' تقریر کی۔ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت اور کلاسز لگانے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے بعنوان ''قرآن کریم مکمل ضابطہ حیات ہے'' تقریر کی۔ عزیزم شیخ افضال احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر میں 15 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ بچوں کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔ صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی روز جماعت احمدیہ سکندرآباد میں بعد نماز عصر مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت سکندرآباد کی زیر صدارت جلسہ تعلیم القرآن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم متقی احمد الہ دین نے کی۔ نظم مکرم حلیم احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ عزیز عدنان احمد کی تقریب آمین ہوئی اور عزیزہ صبیحہ سہگل نے قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی جعفر احمد خان صاحب، مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب اور خاکسار نے قرآن کریم کی اہمیت وبرکات وافادیت وغیرہ موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جماعت احمدیہ بنگلور میں مثالی وقار عمل

۞ مورخہ 18 ردسمبر 2016 کو مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بنگلور نے مشترکہ مثالی وقار عمل کیا۔ جگہ جگہ بینرز آویزاں کئے گئے۔ احمدیہ مسجد کے باہری حصہ نیز راستے کے آس پاس صفائی کی گئی جس کی آنے جانے والوں نے تعریف کی اور جماعت کے بارے میں معلومات بھی حاصل کیں۔ خدام، انصار واطفال کی حاضری تسلّی بخش رہی۔

(سید شارق مجید، زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور)

......☆......☆......☆......

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بھجوائیں۔ سیدنا حضور انور کی منظوری سے اس سال سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل سے شروع ہے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء میٹرک اور 2+ کے امتحانات ختم ہوتے ہی ریزلٹ آنے سے پہلے بھی ماہ اپریل، ماہ مئی، ماہ جون اور ماہ جولائی میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے قادیان آکر داخلہ ٹیسٹ دے سکتے ہیں۔ ریزلٹ آنے پر Mark Sheet جمع کروائی جاسکتی ہے۔ داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔ (2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے Select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔ (3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔ (4) گریجویشن پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

ضلعی امراء کرام، امراء جماعت، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلباء کا انتخاب کر کے اُنہیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تیاری کروائیں اور جلد سے جلد ایسے طلباء کے داخلہ فارم پُر کرا کر دفتر وقف نو بھارت میں بھجوائیں۔

داخلہ فارم بذریعہ mail منگوانے کیلئے ایڈریس:

qdnwaqfenau@gmail.com
In charge Waqf-e-Nau Department
Office Waqf-e-Nau India (Nazarat Taleem)
M.T.A Building, Civil Line, Qadian
Dist. Gurdaspur, Punjab, India (PIN-143516)
Contact : 01872-500975, 9988991775

(ناظر تعلیم وصدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Prop.MirAhmedAshfaq
Cell: 9701226686, 7702164917,7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telengana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

نظارت نشر واشاعت قادیان سے شائع ہونے والی چند کتب کا تعارف

انفاخ قدسیہ (اُردو) صفحات : 160

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ قادیان 1897ء پر بیان فرمودہ تین تقاریر پر مشتمل ہے جو آپؑ نے مورخہ 25،28اور 30 دسمبر 1897ء کو ارشاد فرمائیں۔ یہ تقاریر حضرت مسیح موعودؑ نے اہم تربیتی امور پر ارشاد فرمائی ہیں جو کہ اخلاقی اور روحانی نشونما کے لئے عمدہ غذا کی حیثیت رکھتی ہیں اور واقعۃً قاری کی تربیت کے لئے انفاخ قدسیہ کا کردار ادا کرسکتی ہیں۔

ظہورامام مہدی (ہندی) صفحات : 72

یہ کتاب مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کی کتاب ''ظہور امام مہدی'' (اُردو) کا ہندی ترجمہ ہے۔اس کتاب میں مصنف نے امام مہدی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ، امام مہدی کے آنے کے وقت، علاقہ اور علامات و نشانیوں کے حوالے سے دلائل و مستند حوالہ جات تحریر فرمائے ہیں۔ مذکورہ عنوان پر قاری کو اس کتاب میں کافی و شافی مواد فراہم ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا مقام ومرتبہ (بنگلہ) صفحات : 20

یہ اُردو کتاب ''حضرت مسیح موعودؑ کا مقام ومرتبہ'' کا بنگلہ ترجمہ ہے۔اُردو کتاب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔اس کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ کے مقام ومرتبہ کو مختصر، جامع اور آسان رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ بنگلہ جاننے والے احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔

انوار خلافت (اُردو) صفحات : 193

یہ کتاب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اُن تقاریر پر مشتمل ہے جو آپؓ نے مورخہ 27۔28اور 30 دسمبر 1915ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر بیان فرمائیں۔ان تقاریر میں آپؓ نے خلافت کی اہمیت و برکات بیان فرماتے ہوئے خلافت سے متعلق ہونے والے اعتراضات کے مدلل جوابات بیان فرمائے ہیں۔ خلافت کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کے لحاظ سے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری اور مفید ہے۔

اُسوہ انسان کامل (اُردو) صفحات : 708

یہ کتاب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ کی تحریر کردہ ہے۔موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر احادیث نبویہ کی روشنی میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف روشن پہلوؤں کو بڑی خوش اسلوبی سے اس کتاب میں ترتیب دیا ہے۔ موصوف نے مختلف عناوین باندھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ کو اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔ گو ان میں سے ہر عنوان الگ باب اور الگ کتاب ہے لیکن موصوف نے بہت اچھے انداز میں ان عناوین پر الگ الگ مضامین تحریر کر کے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ کے بارہ میں ازدیاد علم کا باعث بن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو دلوں میں جنبش دینے والی ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالنے کے لئے تقریر و تحریر کے لئے بھی اس کتاب میں بہت اہم اور مفید مواد موجود ہے۔

Introduction to the study of Holy Quran

(English) pg 344

یہ کتاب حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف فرمودہ کتاب ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا انگریزی ترجمہ ہے۔اس کتاب کے کئی ایڈیشن قبل ازیں طبع ہوچکے ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور حضرت مصلح موعودؓ کی کتب میں سے بہت اہم کتاب ہے۔اس کتاب میں حضورؓ نے اُن باتوں کا ذکر کیا ہے جو قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے جاننا ضروری ہیں۔اس ضمن میں حضورؓ نے الہامی کتاب کی ضرورت، مذہب کی ضرورت، دیگر الہامی کتب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح وغیرہ امور کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ نہایت اہم، معلوماتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن مجید کی شان کو ظاہر کرنے والی کتاب ہے۔

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

تفسیر صغیر (عربی/اُردو) صفحات : 1168

''تفسیر صغیر'' حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا بیان فرمودہ قرآن مجید کا بامحاورہ اُردو ترجمہ ہے۔ترجمہ کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعودؓ نے بعض مقامات پر فُٹ نوٹ میں اہم تفسیری نکات بیان فرمائے ہیں جن کے مطالعہ سے نہ صرف قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے میں بلکہ اس کی تفسیر سمجھنے میں بھی بہت مدد ملتی ہے۔اس کے علاوہ قرآن مجید کے اندر مذکور مضامین کا نہایت مفید انڈیکس قرآن مجید کی آیات کے حوالہ کے ساتھ اس میں شامل ہے جو قرآن مجید کے مضامین اور اس تعلق سے آیات تلاش کرنے میں بہت ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

ایک عزیز کے نام خط (اُردو) صفحات : 144

یہ کتاب حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا تحریر کردہ ایک خط ہے جو آپؓ نے ایک عزیز کے نام تحریر فرمایا ہے۔اس کتاب میں وہ رستہ بتایا گیا ہے جس پر چل کر ایک انسان بااخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے۔اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے راہنمائی موجود ہے۔احباب جماعت کی تربیت کے لئے یہ کتاب بہت اہم اور ہر لحاظ سے مفید ہے۔ ہر فرد جماعت کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

منتخب احادیث (عربی/اُردو) صفحات : 88

یہ کتابچہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ 93 احادیث اور اُن کے اُردو ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت، قرآن کریم کی عظمت، اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ارکان اسلام، اخلاقیات، اسلامی معاشرہ، اسلامی آداب وغیرہ موضوعات پر احادیث اصل حوالہ جات کے ساتھ اس کتابچہ میں درج کی گئی ہیں۔ان احادیث کا مطالعہ اور اس کے مطابق عمل یقیناً قاری کی اصلاح کا موجب ہوگا۔

نظام نو (اُردو) صفحات : 128

یہ کتاب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا وہ لیکچر ہے جو آپؓ نے جلسہ سالانہ قادیان 1942ء کے موقع پر 27 دسمبر کو بیان فرمایا تھا۔اس لیکچر میں حضورؓ نے تحریک جدید کی اجتماعی لحاظ سے اہمیت کو عارفانہ رنگ میں بیان فرماتے ہوئے دنیا میں موجود نظاموں کا ذکر فرمایا ہے اور اسلام کی بے نظیر تعلیم اور نئے نظام کے بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ بیان فرمایا ہے۔ یہ کتاب نہایت عمدہ اور مذکورہ مضمون کے بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ کو سمجھنے کے اعتبار سے بہت مفید کتاب ہے۔

Holy Quran (pg 840)

(English Translation by Maulvi Sher Ali sb)

قرآن مجید کا یہ انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کا تحریر فرمودہ ہے۔ یہ ترجمہ بہت مفید، محیط اور تمام ادبی تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ یہ ترجمہ بہت معروف ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے جب یہ ترجمہ کیا تھا تو ایک انگریز اس ترجمہ کو پڑھ کر اس سے اتنا متاثر ہوا کہ بیرون ہند سے سفر کر کے آپؓ سے ملنے آیا اور آپؓ سے ملاقات کر کے حیرت زدہ ہوگیا کہ اتنا سادہ مزاج کا شخص اس قدر علمی صلاحیت رکھتا ہے۔اس واقعہ سے اس ترجمہ کی اہمیت کا اندازہ لگانا آسان ہے۔

Jesus in India (English) (pg 176)

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کا انگریزی ترجمہ ہے۔اس کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے تحقیقی اور علمی رنگ میں قرآن مجید، احادیث، تاریخ، بائبل، دیگر مذہبی کتب، اسلامی لٹریچر، آثار قدیمہ وغیرہ کے شواہد سے حضرت مسیح ابن مریم کا واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کرنے اور وہیں پر اُن کا مدفن ہونے کے سلسلہ میں جامع اور مستند دلائل بیان فرمائے ہیں۔ برصغیر کے بعض محققین نے اس کتاب کو بنیاد بنا کر اس موضوع پر کتب تحریر کی ہیں اور اپنی کتب میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔قاری کیلئے اس کا مطالعہ اس موضوع پر نہ صرف علم کے اضافہ کا باعث ہے بلکہ تحقیقی مواد فراہم کرنے کا بھی باعث ہے۔

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8174: میں امۃ السمیع زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن 2/405 P&T Colony ضلع ٹوٹی کورن صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 رجنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین اور کان کی بالیاں 54.180 گرام، مہر چین 41.100 گرام، پھول چین 17.280 گرام، 4 کڑے 59.700 گرام، بالیاں 5.250 گرام، 4 انگوٹھیاں 7.815 گرام، چھوٹی چین 6.200 گرام (کل وزن 191.525 گرام)، زمین 11.6 سینٹ بمقام ضلع ترُنولی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارکہ رحمن صبا الامۃ: امۃ السمیع. اے گواہ: جے. پروین بانو

مسل نمبر 8175: میں شائستہ عارف زوجہ مکرم عارف احمد خان غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رجنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھی 2 گرام، نتھ 1.5 گرام، ٹیکہ 2 گرام، ناک کا پھول اندازاً قیمت 500 روپئے، زیور نقرئی: پایل 100 گرام، حق مہر بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: شائستہ عارف گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 8176: میں عارف احمد خان غوری ولد مکرم عقیل احمد خان غوری صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5 مرلہ پر تعمیر ایک مکان بمقام ننگل، نیز آبائی زمین جو فی الحال مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8958 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی العبد: عارف احمد خان غوری گواہ: محمد ظفر الحق

مسل نمبر 8177: میں ایم محمد ظفر اللہ ولد مکرم ایم محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن 193/2 بیدی کوارٹرس، 5th کراس، ایس. این نگر ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ردسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ساگر میں آبائی مکان 30x55 سروے نمبر 193/2 بیدی کوارٹرس، 5th کراس (جو 3 بھائی اور ایک بہن میں مشترک ہے)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد العبد: ایم محمد ظفر اللہ گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8178: میں سلینہ نثار زوجہ مکرم پی. وی. نثار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن پانیکاوِتھل (ہاؤس) ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 کڑا، 1 چین، 1 نیکلیس، 1 انگوٹھی (کل وزن 56 گرام، بشمول حق مہر 20 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحیم الامۃ: سلینہ نثار گواہ: منور احمد

مسل نمبر 8179: میں ڈاکٹر آفرین نکہت زوجہ مکرم نعیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن سینٹ سیل، وکٹوریا، آسٹریلیا، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 رجون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات اور سونا 20 تولہ، ایک کار، حق مہر 1000 آسٹریلیائی ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6,600 آسٹریلیائی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد انصاری الامۃ: ڈاکٹر آفرین نکہت گواہ: بشارت احمد

مسل نمبر 8180: میں پروینہ اقبال زوجہ مکرم محمد اقبال نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالی 1 جوڑی 2.570 گرام، 1 انگوٹھی 3.080 گرام، 1 جوڑی ٹاپس 3.410 گرام، حق مہر: -/25,000 روپئے بذمہ خاوند، نقدی مبلغ -/30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اقبال نائک الامۃ: پروینہ اقبال گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 8181: میں ریحانہ تبسم زوجہ مکرم نیاز احمد نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع قادیان صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 رجنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 23.810 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید رشید شمیم الامۃ: ریحانہ تبسم گواہ: نیاز احمد نائک

مسل نمبر 8182: میں فرزانہ کوثر بھٹی زوجہ مکرم محمد سفیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم مشن صوبہ دہلی، مستقل پتہ: دہری ریلوٹ، ضلع راجوری، صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 انگوٹھی اور 1 کوکا ناک کا کُل وزن 4 گرام، حق مہر: ایک لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ: فرزانہ کوثر بھٹی گواہ: محمد سفیر

مسل نمبر 8183: میں شہناز اختر زوجہ مکرم وسیم احمد ماجد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھینی بانگر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 1 انگوٹھی مبلغ 300 روپئے، حق مہر -/70,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر الامۃ: شہناز اختر گواہ: وسیم احمد ماجد

مسل نمبر 8184: میں محمد انور ولد مکرم محمد اظہر خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 50 سال تاریخ بیعت 1972، موجودہ پتہ: U/G/F،C-76A فلیٹ نمبر 2، ڈگل کالونی، خانپور، دہلی، مستقل پتہ: برہ پورا ضلع بھاگلپور صوبہ بہار، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/جنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ فلیٹ بمقام ڈُگل کالونی دہلی 65 sq yd، پلاٹ بمقام ننگل 11 مرلہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/18,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی شفیق احمد العبد: محمد انور رضا خان گواہ: ارادت احمد جاوید

مسل نمبر 8185: میں شائستہ ندیم زوجہ مکرم ندیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/10,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 1 چین 21.980 گرام 23 کیریٹ، 1 انگوٹھی 3.400 گرام (23 کیریٹ)، گلے کا ہار 29.750 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر احمد جگرگی الامۃ: شائستہ ندیم گواہ: ندیم خان

مسل نمبر 8186: میں اعجاز احمد ولد مکرم عبد الرؤف صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: CGC، لینڈرم، موہالی صوبہ پنجاب، مستقل پتہ: حلقہ کاہلواں قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ انور احمد العبد: اعجاز احمد گواہ: ناصر احمد مسعود

مسل نمبر 8187: میں پٹھان عزیز خان ولد مکرم پٹھان عبدل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 2010، موجودہ پتہ: ڈارلنگ لیبا نگ کنٹونمنٹ موجودہ پتہ: کاہلواں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/جنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان، گاؤں میں آبائی، قابل تقسیم۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/21500 روپے ہے۔ (خاکسار کی تنخواہ -/37,000 روپئے ہے مکان کیلئے خاکسار نے کچھ قرض لیا ہوا ہے)۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد بھٹی العبد: پٹھان عزیز خان گواہ: محمد الرؤف

مسل نمبر 8188: میں مظفر احمد ولد مکرم اعجاز احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: مظفر احمد گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8189: میں خدیجہ اے۔ ایم بنت مکرم عثمان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 62 سال تاریخ بیعت 2016، ساکن Alimalimeegothi ڈاکخانہ Minicoy صوبہ Lakshadeep، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 48.290 گرام 22 کیریٹ، بینک بیلنس 15,22,979.72 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے۔ کے۔ حبسہ الامۃ: اے۔ ایم خدیجہ گواہ: اے۔ ایم رشیدہ

مسل نمبر 8190: میں ایم خلیل احمد ولد مکرم ایم جمزہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن Mundayil ڈاکخانہ Alanallur ضلع Palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صالح العبد: خلیل احمد۔ ایم گواہ: سی۔ محمد

سھارا آٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعودؑ نے چھوڑا ہے اس کو پڑھنا اور اس سے علم حاصل کرنا حقیقی اسلام کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔ روزمرہ کے مسائل اور معاملات میں انہی کے حوالے ہمیں دینے چاہئیں اور یہ ضروری ہیں۔ پس ہر احمدی کو آپؑ کے لٹریچر سے خود بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے اور آگے پھیلانا بھی چاہئے اسے۔ ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں اور نہ کرنی چاہئے کہ دنیا کیا کہے گی۔ پس ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں جسے دین نے غلط کہا ہے اسے غلط ہم نے کہنا ہے یہ بات ہر احمدی کو اپنے ذہن نشین کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو کہا تھا کہ زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں اس لئے کہ اس سے کامل اطاعت ظاہر نہیں ہوتی۔ اس لئے فرمایا کہ نبی کی قیافہ شناسی ایسی ہوتی ہے کہ آنے والوں کے جواب ان کے ذہنوں میں رکھتے ہوئے دے دیتا ہے۔ اگر ایک بعض آنے والے یہ کہہ سکتے ہیں مجھے جو میں انتہائی ادنیٰ غلام ہوں حضرت مسیح موعودؑ کا کہ ہمارے ذہنوں میں جو سوال تھے اس تقریر نے ہمارے سوالوں کے جواب دے دیئے تو نبی کی تو قیافہ شناسی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہر باریکی میں جا کر وہ جواب دے دیتے ہیں جواب دینے والوں کے۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جواب کوئی نہیں ہے۔ جواب ہیں لیکن ماننے والوں کا یہ بھی کام ہے کہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ انہیں کیسا ہونا چاہئے اور ان کے ایمان کی کیا حالت ہونی چاہئے۔ اس حوالے سے بھی میں آپ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں تا کہ بیعت کا حق ادا کرنے والا ہم میں سے ہر ایک بن جائے۔ آپ اپنی جماعت کو ایک بڑی ضروری نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آجکل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی۔ اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل اور اولاد پر رحم کرے گا دنیا کے حالات جو بگڑ رہے ہیں آجکل اس پر غور کرتے ہوئے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنا چاہئے۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑ نا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ میں تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا اسی طرح خدا کا معاملہ ہے وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ فرمایا کہ بدی کی دو قسمیں ہیں ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے بغض اور حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اپنے آپ کو بیہودہ اور مشرکانہ مجلسوں سے بچایا ہوا ہے۔ فرمایا: انٹرنیٹ ہے یا ٹی وی ہے یا کوئی ایسا کام اور مجلس ہے جو نمازوں اور عبادت سے غافل کر رہی ہے تو وہ بھی مشرکانہ مجلس ہی ہے۔ پس اس گہرائی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے ہمیں۔ آپ علیہ السلام نے خاص طور پر توجہ دلائی کہ پانچ وقت نمازوں کو قائم کرو اور نمازوں کو قائم کرنا باجماعت نماز کی ادائیگی ہے اور باقاعدہ اور وقت پر ادائیگی ہے۔ میں نے تو جائزہ لیا ہے مجھے تو اس میں ابھی بہت کمزوری نظر آ رہی ہے، یہاں بھی۔ اسی طرح جو معاشرتی برائیاں ہیں کہ آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کے بعض لوگوں میں وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں بلکہ بغض حسد اور کینہ پایا جاتا ہے۔ پس اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ دوسروں کو نہ دیکھیں کہ کوئی کیسا ہے، اپنی اصلاح کریں، اپنے آپ کو دیکھیں۔ اپنی اصلاح کر لیں گے تو باقی برائیاں بھی دور ہو جائیں گی۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں ہر لحاظ سے پاک ہوں۔

پس ہمیشہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے لئے ہمیں استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

درخواست دُعا

خاکسار اپنی اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی بچوں کی دینی ودُنیاوی ترقیات، ہر شر سے محفوظ رہنے اور گھریلو پریشانیوں کے ازالہ کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ (محمد مبشر ولد محمد منصور، پنکال، اڈیشہ)

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 27 April 2017 Issue No. 17

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

زمانہ نازک ہے، قہرِ الٰہی نمودار ہو رہا ہے

جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل اور اولاد پر رحم کرے گا

دنیا کے حالات جو بگڑ رہے ہیں آجکل اس پر غور کرتے ہوئے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 21/اپریل 2017 بمقام جرمنی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہم پر ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ بات ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونی چاہئے کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بغیر کسی احساس کمتری کے اور بغیر کسی بزدلی کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔ بعض دفعہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جو فتنہ اور فساد ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس وجہ سے اسلام کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں حالانکہ دوسرے مسلمانوں کے عمل سے تو ہمیں مزید جرأت پیدا ہونی چاہئے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگا فتنہ وفساد ہوگا اور نام نہاد علماء اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ دنیاداری مسلمانوں پر غالب ہو جائے گی اور اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے وہ پیش کرے گا۔ ہم احمدی وہ ہیں جو اس مسیح موعود کے ماننے والے ہیں اور حقیقی اسلامی تعلیم جس کے خوبصورت انداز حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دکھائے اور سکھائے ان پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی۔ پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ہماری تعداد بڑھے گی تو دنیا سے تعارف بھی ہوگا اور جب دنیا سے تعارف ہوگا تو تنقیدی نظر بھی بڑھے گی اور بڑھتی جارہی ہے۔ پس یہ چیز ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی حالتوں کے معیار کو بڑھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے مقصد کو پورا کرے۔

گزشتہ چند دنوں میں جرمنی کے مختلف شہروں میں مسجدوں کے افتتاح اور مسجدوں کی بنیاد رکھنے کے پروگرام ہوئے ۔ ان میں شامل مقامی لوگوں اور مقامی سیاستدانوں کے اظہار خیال سے پتا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی احمدیوں کا مقامی لوگوں پر اچھا اثر ہے لیکن مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا جس طرح تعارف لوگوں میں ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہوا ہے کیونکہ بہت سے لوگوں نے یہی کہا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں نہیں پتا تھا، ہمارے ذہنوں میں تو اسلام کا وہی تصور ہے جو میڈیا ہمیں دکھاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی باتیں ہم سے سن کر لوگ کس طرح اپنے خیالات بدلتے ہیں اس کی چند مثالیں میں دیتا ہوں۔ ایک ڈاکٹر نے کہا کہ آج میں نے وہ اسلام دیکھا ہے جو نفرت کے ذریعہ سے نہیں بلکہ محبت کے ذریعہ سے پھیل رہا ہے۔ ایک خاتون کہنے لگیں کہ جو باتیں آج میں نے سنی ہیں کبھی کسی مسلمان لیڈر سے نہیں سنیں۔ ایک خاتون مس ایستر کہنے لگیں کہ آج تمہارے خلیفہ نے میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے ہیں جو یہاں میں اپنے دل میں رکھ کر لائی تھی۔ کہنے لگیں کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آج میں نے اتنی خوبصورت باتیں سنی ہیں اور کل اسلام کے نام پر کوئی دہشتگرد حملہ کر دے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور اس پُرامن پیغام کو بھول جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ حقیقت ہے، اسی طرح ہوتا ہے اور میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اسلام کے نام پر ہر منفی عمل کے بعد جو یہ بعض نام نہاد لوگ نام نہاد مسلمان کرتے ہیں ہمارا کام ہے کہ مثبت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔

فرمایا: ہمارے بعض یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیوں کا خیال ہے کہ شاید پرانے فقیہوں اور عالموں کو پڑھ کر یا پرانے اماموں اور اولیاء کے ذکر پڑھ کر ان کا علم بہت بڑھ گیا ہے اور ان کی علمیت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کیڑا اگر کسی کے دماغ میں ہے تو اسے نکال دینا چاہئے۔ پرانے علماء اور اولیاء کو اب چھوڑیں اب حقیقی علم اور اسلام کی صحیح تصویر حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کو پڑھ کر ہی مل سکتی ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعودؑ نے کئے ہیں وہی اصل فیصلے ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں جماعت کے خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔ فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ اس زمانے کے حکم اور عدل بن کر آئے تھے۔ ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ اس لئے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی سچ ہے اور اسلام کی تعلیم کی حقیقت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اس زمانے کی اصلاح کے لئے تو آپ کو براہ راست علم بھی عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔ فرمایا: یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ فرمایا اب خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کرلو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلے یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔ اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ خاموش ہو جاؤ جو کہا گیا ہے اس کو مانو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ جو مسیح موعود آئے گا وہ تمہارا امام ہوگا اور وہ حکم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہوگی۔ فرماتے ہیں میں اگر صادق نہیں ہوں تو پھر جاؤ اور صادق تلاش کرو اور یقینا سمجھو کہ اس وقت اور صادق نہیں مل سکتا اور پھر اگر کوئی دوسرا صادق نہ ملے اور نہیں ملے گا تو پھر میں اتنا حق مانگتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ کو دیا ہے۔

آپؑ نے، مخالفین کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ افسوس اگر صاف نیت سے میرے پاس آتے تو میں ان کو وہ خدا دکھاتا جو خدا نے مجھے دیا ہے اور وہ خدا خود ان پر اپنا فضل کرتا اور انہیں سمجھا دیتا مگر انہوں نے بخل اور حسد سے کام لیا اب میں ان کو کس طرح سمجھاؤں لیکن ہم جو ماننے والے ہیں ہمارا کام ہے کہ پھر اس خدا سے تعلق پیدا کریں اپنا، دنیاداری میں نہ پڑ جائیں یہ دنیا عارضی ہے۔ اس لئے ہمیں فکر کرنی چاہئے اگلے جہان کی بھی۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان سچے دل سے حق طلبی کے لئے آتا ہے تو سب فیصلے ہو جاتے ہیں لیکن جب کوئی بدگوئی اور شرارت مقصود ہو تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ حجج الکرامہ میں ابن عربی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو اسے مفتری اور جاہل ٹھہرایا جائے گا اور یہاں تک بھی کہا جائے گا کہ وہ دین کو تغیر کرتا ہے۔ اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے الزام مجھے دیئے جاتے ہیں ان شبہات سے انسان تب نجات پا سکتا ہے جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ لے اور خود نہ توجیہیں پیش کرتا رہے۔ وہ ایک طرف رکھ دے ۔ فرمایا اس کی بجائے وہ یہ فکر کرے کہ کیا یہ سچا ہے یا نہیں۔ یہ دیکھو اور اس بات کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یہ سچا ہے کہ نہیں۔ بعض امور آپ فرماتے ہیں بعض امور بیشک سمجھ سے بالا ہوتے ہیں لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں وہ حسن ظن اور صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اصل حقیقت کو کھول دیتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے بلکہ منتظر رہتے تھے کہ کوئی آ کر سوال کرے تو وہ فائدہ اٹھاتے تھے ورنہ خود خاموش سر تسلیم کئے ہوئے بیٹھے رہتے اور جرأت سوال کی نہ کرتے تھے۔ فرمایا کہ میرے نزدیک ایک افضل اسلم طریق یہی ہے کہ ادب کرے جو شخص آداب النبی کو نہیں سمجھتا اور اس کا اختیار نہیں کرتا اندیشہ ہے کہ وہ ہلاک نہ کیا جائے۔ اپنوں کو بھی ساتھ نصیحت کر دی کہ بدظنیاں بھی نہیں ہونی چاہئیں سوالات بلاوجہ کے سوالات نہیں ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ بعض معاملات میں اگر پرانے بزرگوں اور اولیاء کی آراء ہیں تو وہ اس حکم اور عدل کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ جب خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء اور مجدد آخر الزمان اور حکم اور عدل آ گیا تو پھر جو اس کے فیصلے ہیں اور جو اس کا علم ہے اور جو اس نے اسلام کے بارے میں بتایا ہے وہی حق ہے باقی سب غلط ہے ہم نے بیعت کے بعد اس کی تعمیل کرنی ہے۔

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad